بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

’’عَنۡ عَبۡدِاللّٰہِ ابۡنِ عَمۡرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: یَنۡزِلُ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ وَیَمۡکُثُ خَمۡسًا وَاَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوۡتُ فَیُدۡفَنُ مَعِیَ فِیۡ قَبۡرِیۡ فَاَقُوۡمُ اَنَا وَعِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ فِیۡ قَبۡرٍ وَاحِدٍ بَیۡنَ اَبِیۡ بَکۡرٍ وَعُمَرَ۔‘‘

(مشکوٰۃ جلد ۳ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام صفحہ ۴۹)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کرینگے اور اُنکی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس (۴۵) سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ کی وضاحت

جناب عمر فاروق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

ایک صدی قبل ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر یہ انکشاف فرمایا تھا کہ ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَکَانَ وَعۡدُاللّٰہِ مَفۡعُوۡلاً۔ اَنۡتَ مَعِیۡ وَ اَنۡتَ عَلَی الۡحَقِّ الۡمُبِیۡنِ۔ اَنۡتَ مُصِیۡبٌ وَّ مُعِیۡنٌ لِّلۡحَقِ۔‘‘ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲) عربی عبارت کا ترجمہ:۔ اور اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

بعد ازاں حضورؑ نے قرآن کریم کی تیس آیات کی روشنی میں قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ موسوی مریم کا بیٹا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانے کی بجائے ’’کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ‘‘ کے فرمان کے مطابق دیگر نبیوں اور انسانوں کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ وہ لوگ جو سلیم الفطرت اور متقی تھے اُنہوں نے جب دیکھا کہ قرآن کریم حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیگر نبیوں اور انسانوں کی طرح مارتا ہے تو اُنہوں نے قرآن کریم کی پیروی کرتے ہوئے نہ صرف حیات مسیح کے عقیدہ کو یکسر خیر باد کہہ دیا بلکہ وہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیح موعود پر بھی ایمان لاکر آپکی جماعت میں شامل ہوگئے۔ برخلاف اِسکے اُمت محمدیہ کے شریر مولویوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بار بار اپنے متعلق ’’اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ‘‘ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ (البقرہ۔ ۱۱۰)‘‘ فرماتا ہے۔ تو پھر کیا وہ ایک زندہ انسان کو بجسم عنصری آسمان پر اُٹھانے پر قادر نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ اِس پر ضرور قادر ہے اور اُس نے اپنی اِسی قدرتِ کاملہ کیساتھ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچانے کیلئے اُنیس سو سال پہلے زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھالیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق اب وہی اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام آخری زمانے میں دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دمشق کے مشرق میں سفید مینارے کے قریب نازل ہونگے۔ اُنکے نزول کے بعد زمین پر اُنکی شادی ہوگی اور اُنکے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی۔ وہ زمین پر ۴۵ سال ٹھہریں گے اور دین اسلام کو باقی اَدیان باطلہ پر غالب کرنے کے بعد دیگر انسانوں کی طرح فوت ہوکر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک یعنی آپکے روضہ مبارک میں دفن ہونگے۔

وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں لاہور میں جماعت احمدیہ کے ہوسٹل دارالحمد میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر اِنکشاف فرمادیا کہ ہوشیار پور میں چلہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی دُعا کی قبولیت کے نتیجہ میں جو اُنہیں نشان رحمت بخشا تھا۔ وہ نشان رحمت زکی غلام تھا اور ملہم نے اِسی موعود زکی غلام کو مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں اُسی موعود زکی غلام کو مثیل مبارک احمد بھی قرار دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس موعود زکی غلام کو محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں کیا تھا اور اُس نے اپنی آخری الہامی بشارت (۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء) کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔ اور قرآن کریم کیساتھ ساتھ محمدی مریم پر نازل ہونے والی (۱۳) الہامی بشارتیں اس حقیقت کی تصدیق کر رہی ہیں۔ لہٰذا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا کیونکہ مصلح موعود تو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔

جناب عمر فاروق صاحب:۔ ایک صدی قبل اُمت محمدیہ کے شریر مولویوں نے وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کی حقیقت کو آیت ''إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی تھی اور اس طرح سادہ لوح مسلمانوں کو چکما دے کر اُنہوں نے اُمت محمدیہ کی اَکثریت کو آج تک گمراہ کیا ہوا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے مصلح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے جماعت احمدیہ میں ایک طرح سے محمدی مریم کے موعود زکی غلام مسیح الزماں کی بعثت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اس طرح اُنہوں نے نہ صرف جماعت احمدیہ میں ایک جرم کا اِرتکاب کیا بلکہ اُنہوں نے جماعت احمدیہ کے اَندر ایک فساد بھی برپا کر دیا ہوا ہے۔ عزیزم آپ بھی اُمت محمدیہ کے شریر مولویوں کی طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے اس جرم اور فساد کو حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸ حاشیہ) کے ایک اقتباس میں چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں؟؟ آپکے اس مکر اور دجل کا پردہ چاک کرنے کیلئے میرے لیے ضروری ہے کہ میں الٰہی علم کی روشنی میں عیسیٰ ابن مریم کے متعلق آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ الفاظ ''فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ'' کی حقیقت لوگوں پر کھولوں۔ اب میں موعود عیسیٰ ابن مریم کے متعلق آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کی حقیقت کے متعلق جو کچھ بیان کروں گا۔ اِس کا موجب آپکا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے جرم اور فساد کو چھپانے کا مذموم مکر اور دجل ہے۔ خاکسار آپکے سوال کی طرف بعد میں آئے گا لیکن پہلے میں روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸ حاشیہ کا آپکا پیش کردہ اقتباس درج کر کے اِسکے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضورؑ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

''قد اخبر رسول اللہ ﷺ ان المسیح الموعود یتزوّج ویولدلہ۔ ففی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولدًا صالحًا یشابہ اباہ ولا یأباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین۔ والسر فی ذالک ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃٍ الّا اذا قدر تولید الصالحین۔ وھذہ ھی البشارۃ التی قد بُشرت بھا من سنین ومن قبل ھذا الدعوی۔۔۔''

آنحضرت ﷺ یہ خبر دے چکے ہیں کہ جب مسیح موعود آئیگا تو وہ شادی کرے گا اور اُسکے ہاں اولاد بھی ہوگی۔ اس میں اس بات کی طرف

اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس (مسیح موعود) کو ایک ایسا صالح بیٹا دے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اپنے باپ کے خلاف نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اَنبیاء اور اَولیاء کو جب بھی ذریت یا نسل کی بشارت دیتا ہے تو صرف تبھی دیتا ہے جب اُس خدا نے نیک اُولاد دینا مقدر کرلیا ہوتا ہے۔ اور یہ (موعود بیٹے کی) بشارت وہ ہے جس کی خوشخبری مجھے کئی سال پہلے دے دی گئی تھی اور اپنے دعویٰ (مہدی و مسیح موعود) سے بھی پہلے۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸ حاشیہ)

عزیزم:۔ سب سے پہلے تو آپ کو واضح رہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مذکورہ بالا الفاظ آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث کی توضیح و تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمائے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:۔

''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔'' (مشکوٰۃ جلد ۳ باب نزول عیسیٰؑ صفحہ ۴۹) حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائینگے وہ شادی کرینگے اور اُنکی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس (۴۵) سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان سے اُٹھیں گے۔

مذکورہ بالا حدیث جس میں آنحضرت ﷺ نے عیسیٰ ابن مریم کے متعلق فرمایا ہوا ہے کہ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وہ شادی کریں گے اور اُنکی اولاد ہوگی۔ یہاں پر پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اس عیسیٰ ابن مریم سے کیا مراد تھی؟ جواباً گذارش ہے کہ جہاں تک اُمت محمدیہ میں مسیحی انفاس وجودوں کے نزول کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیے کہ اُمت محمدیہ میں بطور مسیح ابن مریم نزول فرمانے والا ایک وجود نہیں بلکہ ایک سے زیادہ وجود ہیں۔ مذکورہ بالا حدیث جس میں آنحضرت ﷺ نے عیسیٰ ابن مریم کے متعلق ''فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ'' فرمایا ہے۔ کیا آنحضرت ﷺ کے مذکورہ الفاظ کے مصداق محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے یا کہ کوئی اور مسیحی نفس اُمتی فرد اِن کا مصداق ہے؟ حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں کہ میرے بعد میرے جیسے دس ہزار (۱۰۰۰۰) مسیح بھی آسکتے ہیں لیکن پیارے نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمودات سے یہ خبریں ملتی ہیں کہ اُمت محمدیہ میں یقینی طور پر دو اُمتی افراد کا بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول ہونا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم میں مندرج حدیثوں کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ایک ہی سوال اُٹھا کر پھر اُسکے تین مختلف قسم کے حکیمانہ جوابات اِرشاد فرمائے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:۔

(۱) ''عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ فَاَمَّكُمْ۔ (صحیح مسلم جلد ۱ باب نزول عیسیٰؑ کا بیان صفحہ ۲۵۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم نازل ہونگے تم میں، پس وہ تمہاری اِمامت کریں گے؟؟

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابن مریم جب نزول فرمائیں گے تو وہ فَاَمَّكُمْ یعنی وہ تمہاری مامت کریں گے یعنی

بوقت نزول وہ صاحب امام ہونگے۔اُس کا نزول امام کی حیثیت میں ہوگا۔

(۲)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُم فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔(ایضاً)ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم نازل ہونگے تم میں، پس وہ تمہاری اِمامت کرینگے تم ہی میں سے؟؟اس دوسری حدیث میں بھی سوال وہی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب تھوڑا سا مختلف اِرشاد فرمایا ہے۔اس دفعہ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فَاَمَّكُمْ کیساتھ لفظ مِنْكُمْ بڑھا دیا ہے۔اُمت کو یہ بتانے کیلئے کہ وہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم زندہ بجسم عنصری آسمان سے نزول نہیں فرمائیں گے بلکہ وہ میری اُمت میں سے ہی ایک اُمتی فرد ہونگے۔ہم دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آئندہ زمانے میں اپنی پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کے سلسلہ میں موسوی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کے آسمان پر زندہ بجسم عنصری اُٹھائے جانے اور پھر اُنکے زندہ بجسم عنصری آسمان سے نزول فرمانے کی لفظ مِنْكُمْ فرما کر نفی فرمادی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی اُمت کو بشارت دے رہا ہوں وہ اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی خُو بُو کے لحاظ سے اُسکا مثیل اور حالات اور واقعات کے لحاظ سے اُس سے ملتا جلتا میری اُمت کا کوئی فرد ہوگا۔

(۳)"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَانَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔" (ایضاً۔متفق علیہ) یہ متفق علیہ حدیث ہے یعنی یہ احادیث کی صحیح ترین کتب بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہے۔اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں اپنے سابقہ سوال (تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے؟) کا تھوڑا سا اور مختلف جواب دیا ہے یہ فرما کر کہ جب ابن مریم نزول فرمائیں گے تو اُس وقت میری اُمت بے امام نہیں ہوگی بلکہ زمین پر ایک امام موجود ہوگا؟؟

ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکورہ بالا تینوں احادیث سے قطعی طور پر ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے والے دو مختلف اُمتی وجود ہونگے۔ایک کا نزول بحیثیت امام ہوگا جسکے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں فَاَمَّكُمْ ، فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ اور دوسرے کے نزول کے وقت زمین پر اُمت کا کوئی اَمیر یا امام ہوگا جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ۔اس حدیث کے مضمون کی تصدیق صحیح مسلم کی ایک اور حدیث بھی اس طرح کرتی ہے:۔

(۴)" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌمِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَتِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَااِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُتَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔" (صحیح مسلم جلد ا باب نزول عیسیٰؑ کا بیان صفحہ ۲۶۴) جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی قیامت کے دن تک، وہ غالب رہے گی۔پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔پھر اُس جماعت کا امیر کہے گا، آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ، وہ کہیں گے نہیں، تمہارا بعض

بعض پر اِمام ہے۔ اِس اُمت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے۔

اِن دونوں وجودوں کے بارے میں (جو کہ اُمت محمدیہ میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانیوالے ہیں) کچھ بتانے سے پہلے خاکسار یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔'' آنحضرت ﷺ کے اس مبارک اِرشاد کی تصدیق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اس طرح فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

(۱) ''اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لیے ضرور تھا کہ امام آخرالزماں اِسکے سر پر پیدا ہو۔ اور اِسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لیے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔'' (لیکچر سیالکوٹ (۲ رنومبر ۱۹۰۴ء) روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸)

حضورؑ نے اپنے مذکورہ بالا اقتباس میں یہ خبر دی ہے کہ آپکے بعد امام بھی ہونگے اور مسیح بھی لیکن یہ سب آپکی ظلیت میں ہونگے۔ بعد ازاں اپنے رسالہ الوصیت میں آپؑ نے اپنی اِسی بات کی وضاحت قدرے تفصیل کیساتھ کچھ اس طرح فرمائی تھی۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

(۲) ''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ (ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اِن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اَخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔''

(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۴ تا ۳۰۷)

(ژ) ''ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو اِن دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، حاشیہ)

▪ آنحضرت ﷺ نے اپنے مذکورہ مبارک ارشاد میں جس ابن مریم اور جس امام کا ذکر فرمایا ہوا ہے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مذکورہ بالا دونوں اقتباسات اور حاشیہ میں اِن دونوں وجودوں کا ذکر بھی ملتا ہے اور اِنکی وضاحت بھی ملتی ہے۔ جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا ہے

کہ ''میرے بعد میری ظلیت میں امام بھی ہونگے اور مسیح بھی''۔اسی طرح رسالہ الوصیت میں مسیح کے حوالہ سے یہ بھی فرمادیا کہ وہ رُوح القدس پا کر کھڑا ہوگا اور امام کے متعلق وضاحت فرمادی کہ لوگ اُسے منتخب کریں گے۔

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔آپ کو واضح رہے کہ ایک تو مسیح عیسیٰ ابن مریم بطور امام نزول فرمانیوالا تھا اور دوسرا مسیح عیسیٰ ابن مریم کسی امام کے وقت میں نزول فرمانے والا تھا۔اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانیوالے یہ دونوں اُمتی افراد کون کونسے ہیں؟

اس سلسلہ میں جواباً گذارش ہے کہ بطور امام نزول فرمانیوالے مسیح عیسیٰ ابن مریم امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے۔جیسا کہ آپؑ نے اپنے بعد اپنی ظلیت میں ایک مسیح اور اماموں کی بھی خبر دی تھی لہٰذا آپکے بعد کسی امام کے وقت میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام مسیح الزماں کا نزول یقیناً دوسرے مسیح عیسیٰ ابن مریم کا نزول ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ پر نازل ہونے والے اپنے الہامی کلام میں موعود زکی غلام مسیح الزماں کو نہ صرف مسیح عیسیٰ ابن مریم قرار دیا ہے بلکہ محمدی مریم کو اِسکے نزول کی مبارک باد بھی پیش کی ہوئی ہے۔جیسا کہ درج ذیل الہامی شعر (تذکرہ صفحہ۔ ۶۸۴) سے ثابت ہے:۔

زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔اے مریم (محمدی مریم مرزا غلام احمد) تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنے بعد نزول فرمانے والے اِس مسیح کے حوالہ سے اپنی کتاب اَزالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

(۱) ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی اِن بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِن پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل مُتَّبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اُنہیں وہ مرتبہ ظِلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔تو اِس صورت میں بلاشبہ اُن کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔اِسلئے وہ جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔پس اگر ظِلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اِس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی رُوحانی یگانگت کی راہ سے مُتَمِّم و مکمّل ہیں اور اُن کو اُنکے پھلوں سے شناخت کروگے۔(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

(۲) ''یہ بات سچ ہے کہ اللہ جلشانہٗ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارہ میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔سو میں اِسی الہام کی بنا پر اپنے تئیں وہ

موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں۔ مجھے اس بات سے انکار بھی نہیں کہ میرے سوا کوئی اور مثیل مسیح بھی آنے والا ہو بلکہ ایک آنے والا تو خود میرے پر بھی ظاہر کیا گیا ہے جو میری ہی ذریت میں سے ہوگا۔ لیکن اس جگہ میرا دعویٰ جو بذریعہ الہام مجھے یقینی طور پر سمجھایا گیا ہے صرف اتنا ہے کہ قرآن شریف اور حدیث میں میرے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ میں اس سے ہرگز انکار نہیں کرسکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود (نبی پاک ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کا مصداق۔ ناقل) کوئی اور بھی ہو اور شاید یہ پیشگوئیاں جو میرے حق میں روحانی طور پر ہیں ظاہری طور پر اُس پر جمتی ہوں اور شاید سچ مچ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نازل ہو۔ لیکن میرے پر یہ کھول دیا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم جن پر انجیل نازل ہوئی تھی فوت ہو چکا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحات ۲۰۷ تا ۲۰۸)

(۳) ''بالاخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اِس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذُرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(۴) ''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

عزیزم۔ اب تک خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی احادیث اور امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہام اور آپکے فرمودات کی روشنی میں یہ بات کلیۃً ثابت کردی ہے کہ اُمت محمدیہ میں دو مسیحائی انفاس وجودوں کا نزول یقینی ہے۔ اِن میں سے ایک تو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ بذات خود تھے جن کا ایک صدی قبل آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَاَمَّكُمْ اور فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے سر پر بطور امام نزول ہوا تھا۔ اور دوسرا آپکا وہ موعود زکی غلام ہے جس کی ہوشیار پور کے چلہ میں آپؑ کو بطور نشان رحمت بشارت دی گئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اُسکے متعلق اپنے الہامی کلام میں اس طرح فرماتا ہے:۔۔۔ ''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔۔۔۔'' (اِشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔ اب میں آپکی ای میل کی طرف آتا ہوں۔ آپ اپنی مورخہ ۳۱ جنوری ۲۰۱۷ء کی ای میل میں لکھتے ہیں:۔

''اسلام علیکم ویلکوم کرنے کا بہت شکریہ خاکسار کے پاس سوالوں کا ڈھیر ہے جسکے جواب جنبہ صاحب کبی دے نہیں سکتے۔ خاکسار انہی سوالوں میں سے ایک سوال یہاں کرے گا اور امید کرے گا کے جنبہ صاحب یا انکے مریدوں میں سے کوئی بھی اسکا مدلل جواب دے گا۔

اگر جنبہ صاحب یا انکے گروپ سے جواب نہ بن پایا تو برائے مہربانی بات کو گول مول نہ کر دیجیے گا کیوں اکثر جنبہ صاحب کے مرید جب پھس جاتے ہیں تو پھر جنبہ صاحب کی دی ہوئی بوٹی کاپی پیسٹ کر کے باگ لیتے ہیں۔لہٰذا اگر جواب نہ بن پائے تو بات کو گول مول گمانے سے بہتر ہے کے چپ رہا جائے۔میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر نیچے لکھوں گا جس تحریر میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے کے حضرت محمدص یہ خبر دے چکے ہیں کے جب مسیح موعود اے گا تو وہ شادی کرے گا اور اس کے ہان اولاد بھی ہوگئی۔اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کے اللہ تعالیٰ اسکو ایک ایسا صالحہ بیٹا دے گا جو اپنے باپ کے متشابھا ہوگا اور اپنے باپ کے خلاف نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔اس میں راز یہ ہے کے اللہ تعالیٰ انبیا اور اولیاء کو جب بھی ذریت یا نسل کی بشارت دیتا ہے تو تبی دیتا ہے جب خدا نے نیک اولاد دینا مقدار کر لیا ہوتا ہے اور یہ بشارت وہ ہے جس کی مجھے کئی سال پہلے خبر دی گئی تھی اپنے دعوی سے بھی پہلے (روحانی خزائن جلد 5 صفہ 578 حاشیہ

سب سے پہلی بات اس میں حضرت اقدس علیہ السلام نے صاف صاف بیان فرما دیا ہے کے جب نبیوں کو کسی نیک اولاد کی بشارت ہوتی ہے تو یقینن وہ اولاد صالحہ اولاد ہوتی ہے اور پھر حضور علیہ السلام نے اولاد جسمانی کا بھی ذکر کیا ہے خیر میرا سوال جنبہ صاحب سے یہ ہے کیا کسی بھی نبی یا صاحب الہام شخصیت کو اللہ نے نیک اور مبشر اولاد کی بشارت دی ہو اور اس اولاد نے بڑے ہو کر جھوٹا دعوی کر دیا ہو۔ایک مثال قرآن یا ایسی معتبر کتاب سے پیش کر دیں جس پر ہم متفق ہیں۔جزاک اللہ۔ عمر فاروق تاریخ 31/1/2017''

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔آپکے سوال کا جواب دینے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم پہلے یہ طے کر لیں کہ آنحضرت ﷺ نے موعود عیسیٰ ابن مریم کے متعلق یہ جو فرمایا ہے کہ '' فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کہ وہ شادی کرے گا اور اُسکی اولاد ہوگی'' گذشتہ صفحات میں ذکر کیے گئے دونوں مسیحائی انفاس وجودوں میں سے آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا مصداق کون ہے؟ یا بالفاظ دیگر آنحضرت ﷺ نے ''فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ '' کے الفاظ اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے دونوں مسیحائی انفاس وجودوں میں سے کس کے متعلق ارشاد فرمائے تھے؟ اِن دونوں مبارک وجودوں میں سے جو وجود اِس پیشگوئی کا مصداق ہوگا اُسی کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ۔عزیزم آپ کو واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی پیشگوئی میں موعود عیسیٰ ابن مریم کے متعلق صرف اُسکی شادی اور اولاد کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ اُسکے متعلق اور بھی باتوں کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔

(۱) فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ ۔ وہ شادی کرے گا اور اُسکی اولاد ہوگی۔

(۲) وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۔وہ دنیا میں (دعویٰ ماموریت کے بعد) پنتالیس (۴۵) سال رہیں گے۔

(۳) فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ ۔اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے یعنی وہ روضہ رسول ﷺ میں آپ کیساتھ دفن ہونگے۔

☆☆ اُمت محمدیہ میں بطور مسیح عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے والے مذکورہ بالا دونوں وجودوں میں سے پہلے وجود یعنی محمدی مریم امام مہدی

مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے آنحضرت ﷺ کے الفاظ ''فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ'' کو اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں اپنے اُوپر چسپاں کیا تھا لیکن اس حدیث میں بیان فرمودہ بقیہ دونوں پیشگوئیاں آپؑ کے وجود میں پوری نہیں ہوئی ہیں۔مثلاً آنحضرت ﷺ نے جس عیسیٰ ابن مریم کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ شادی کرے گا اور اُسکی اولاد ہوگی۔اُسی عیسیٰ ابن مریم کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے دعویٰ کے بعد دنیا میں ۴۵ سال رہیں گے اور آنحضرت ﷺ کیساتھ آپکے روضہ میں دفن ہونگے۔اب سوال ہے کہ امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کیا اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد دنیا میں ۴۵ سال رہے تھے اور کیا آپؑ آنحضرت ﷺ کیساتھ روضہ رسول ﷺ میں دفن ہوئے ہیں؟؟

عزیزم۔موخرالذکر دونوں باتیں حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مبارک وجود میں پوری نہیں ہوئی ہیں۔(اولاً)۔یہ کہ آپکا دعویٰ ماموریت آپکے بقول مارچ ۱۸۸۲ء (تذکرہ صفحہ ۳۵) سے ثابت ہے اور آپؑ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے تھے۔لہٰذا اس طرح دعویٰ ماموریت کے بعد آپکا دنیا میں زمانہ ۲۶ سال بنتا ہے۔

(ثانیاً)۔آپؑ اپنی وفات کے بعد روضہ رسول ﷺ میں دفن ہونے کی بجائے قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے ہیں۔

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔(اولاً) وہ موعود عیسیٰ ابن مریم جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ وہ شادی کرے گا اور اُسکی اولاد ہوگی۔اگر امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ اِس پیشگوئی کے مصداق ہوتے تو پھر حدیث میں بیان فرمودہ دوسری دونوں باتیں بھی یقیناً آپکے مبارک وجود میں ہی پوری ہوتیں یعنی ایک تو آپکا اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد ۴۵ سال تک زندہ رہنا بھی سچا ثابت ہوتا اور دوسرا آپکی تدفین کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوکر آپؑ ضرور روضہ رسول ﷺ میں ہی دفن ہوتے۔لہٰذا اس سے قطعی طور پر کیا یہ ثابت نہیں ہوجاتا ہے کہ امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلا احمدؑ کا آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کا اپنے اوپر چسپاں کرنا آپکا فقط ایک اجتہاد تھا اور جس طرح آپکے بعض دیگر اجتہادات درست ثابت نہ ہوئے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کے سلسلہ میں بھی آپکا یہ اجتہاد درست ثابت نہ ہوا۔اور یہ بھی واضح رہے کہ اس قسم کی اجتہادی غلطیوں کی وجہ سے کسی نبی کے مقام و مرتبہ پر کوئی فرق نہیں پڑا کرتا۔جیسا کہ آپؑ سبز اشتہار میں فرماتے ہیں:۔۔

(الف)''اگر کسی نبی یا ولی سے کسی پیشگوئی کی تشخیص و تعین میں کوئی غلطی وقوع میں آجائے تو کیا ایسی غلطی اُس کے مرتبہ نبوت یا ولایت کو کچھ کم کرسکتی یا گھٹا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔''(روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۵۶)

(ب)''ایسا ہی آپ (آنحضرت ﷺ) نے اُمت کے سمجھانے کیلئے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔ اب کیا یہ تعلیم نبوی کافی نہیں اور کیا یہ تعلیم با آواز بلند نہیں بتلا رہی کہ پیشگوئیوں پر اِجمالی طور پر ایمان لاؤ اور ان کی اصل حقیقت حوالہ بخدا کرو۔اُمت محمدیہ میں تفرقہ مت ڈالو اور تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

(ثانیاً) امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرمایا ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فَیَتَزَوَّجُ

وَ یُوْلَدُ لَہٗ کے الفاظ آپکے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔عزیزم خاکسار ایک لمحہ کیلئے آپکے مؤقف کے مطابق یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپکے متعلق ہی مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے ہونگے۔تب بھی یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ موعود صالحہ لڑکا (زکی غلام) آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا تھا؟ خاکسار جواباً گذارش کرتا ہے کہ آپکا یہ موعود صالحہ لڑکا (زکی غلام) آپکے گھر میں بطور صلبی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا۔یہ موعود صالحہ فرزند آپکے گھر میں پیدا تو تب ہوتا جب اللہ تعالیٰ اُسے آپکے گھر میں بطور صلبی لڑکا پیدا کرتا۔لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اِس موعود صالحہ فرزند کو آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں کیا تو پھر اگر آپ کا کوئی جسمانی لڑکا اِسی موعود صالحہ فرزند یعنی زکی غلام (مصلح موعود) ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اُس کا یہ دعویٰ کس طرح سچا ہوسکتا ہے؟

عزیزم۔اگر آپ یا کوئی قادیانی خلیفہ یا مولوی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق یہ ثابت کردے کہ وہ محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا تھا اور وہ موعود فرزند جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا تو پھر اِسکے بعد خاکسار پر لازم ہوگا کہ میں اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں پر نظر ثانی کرلوں۔بصورت دیگر جب وہ موعود صالحہ فرزند (زکی غلام) آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر حضورؑ کے کسی لڑکے کا دعویٰ مصلح موعود (زکی غلام) کس طرح سچا ہوسکتا ہے؟ ایسی صورتحال میں آپ امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے کسی جسمانی لڑکے کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کی تشریح (جو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۷۸ حاشیہ میں فرمائی ہے) میں لپیٹ کر کس طرح سچا بنا سکتے ہیں؟؟

ایک وسوسہ اور اِسکی تردید:۔ اُمت محمدیہ میں نزول فرمانے والے دونوں مسیحائی انفاس وجودوں میں سے اگر آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے موعود زکی غلام کے متعلق ثابت ہوجاتے ہیں تو اس سے موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم) کا مقام و مرتبہ اپنی روحانی ماں امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ سے کیا نعوذ باللہ بالا ہوجاتا ہے؟؟ جواباً گذرش ہے کہ اس سے ایسا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔محمدی مریم کا موعود زکی غلام تو فقط محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی دُعا کا نتیجہ ہے۔اپنی روحانی ماں کے آگے وہ اِنکا ایک روحانی فرزند ہے اور اُسکی ایک خادمانہ حیثیت ہے۔روحانی فرزند زکی غلام کے بالمقابل اُسکی روحانی ماں محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کا روحانی مقام و مرتبہ اس قدر بلند و بالا ہے کہ اُسکی دُعا نے اپنے ایک معمولی پیروکار کو موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم بنا دیا۔جس روحانی ماں کی دُعا اِتنی طاقتور اور اتنی اَثر انگیز ہو تو پھر اپنی روحانی ماں کے بالمقابل اُسکے روحانی فرزند (موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم) کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے؟ اپنے رُوحانی باپ آنحضرت ﷺ کی برکت اور اپنی رُوحانی ماں کی دُعا کی قبولیت کے نتیجہ میں مسیحائی نفس بننے والا ایک ادنیٰ انسان اپنے رُوحانی والدین کا صرف ایک خادم ہوسکتا ہے۔اُسے جو کچھ ملا وہ اُسکے روحانی والدین (حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعودؑ) کی برکت کا نتیجہ ہے۔اُس نے اپنے رُوحانی ماں باپ کے روحانی وجود سے زندگی اور روشنی پائی ہے۔وہ صرف اور صرف محمدی مریم کا غلام ہے لہٰذا غلام کو غلام ہی رہنے دو کوئی نام نہ دو۔

بقول مرزا طاہر احمد ؎ ہم سرافراز ہوئے رخصت ہے آپ سے بھی اُمید بہت یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے اور کس ماں کے جائے ہیں

پسر موعود کے متعلق نعمت اللہ ولی کی پیشگوئیاں:۔ عزیزم عمر فاروق صاحب۔ قریباً ایک ہزار سال پہلے دہلی کے نواح میں ایک مردِ خدا حضرت نعمت اللہ ولی ہوگزرے ہیں۔ آپؒ نے الٰہی انکشافات کی روشنی میں ۵۶۰ھ میں اک قصیدہ لکھا تھا۔ اِس قصیدہ کے کل ۵۵ اشعار ہیں۔ اپنے قصیدے میں اُنہوں نے محمدی مریم کے رُوحانی فرزند یعنی پسر موعود کے متعلق بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ مجدد صدی چہاردہم محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے یہ قصیدہ اپنے رسالہ ''نشانِ آسمانی'' میں شائع کیا اور قصیدے کے بعض اشعار کی تشریح بھی فرمائی ہے۔ حضرت نعمت اللہ ولی اپنے مشہور قصیدہ میں پسر موعود کے متعلق لکھتے ہیں۔

(۳۴) دوراُو چوں شود تمام بکام ۔ پسرش یادگارے بینم

اُس (چودھویں صدی ہجری کے مجدد اور محمدی مریم) کا زمانہ جب مقصد کے مطابق ختم ہوجائیگا تو اُسکا بیٹا اُسکی یادگار کے طور پر دیکھ رہا ہوں

(۳۵) بندگانِ جنابِ حضرتِ اُو ۔ سربسر تاجدارے بینم

آنجناب کی خدمت میں رہنے والے خادموں کو سر پر سرداری کا تاج رکھے دیکھ رہا ہوں

(۳۶) بادشاہِ تمام ہفت اَقلیم ۔ شاہ عالی تبار ے بینم

بلند مقام بادشاہ کو دنیا کی سات ولایتوں پر بادشاہی کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

(۳۷) صورت و سیرتش چو پیغمبر ۔ علم و حلمش شعار ے بینم

اِس شاہ عالی مقام کی صورت وسیرت پیغمبر جیسی ہوگی۔ اور اُس کا شعار (طریقہ) علم وحلم ہوگا (یا علم وحلم کو اُس کا شعار دیکھ رہا ہوں)

(۴۶) ا ح م و دال ے خوانم ۔ نام آں نامدار ے بینم

میں اُنہیں اح م د پڑھتا ہوں (یعنی احمد) اور اُن کا نامِ گرامی بہت مشہور ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں

(۴۷) دین و دُنیا اَزو شود معمور ۔ خلق زو بختیار ے بینم

دین اور دنیا اُنکی سعادتوں اور برکتوں سے بھر جائے گی اور مخلوق خدا اُنکی وجہ سے بہت سعادت منداور بخت ور ہوجائے گی

(۵۰) ہفت باشد وزیر سلطانم ۔ ہمہ را کامگار ے بینم

میرے بادشاہ کے سات وزیر ہونگے اور میں تمام کو کامیاب اور کامران دیکھ رہا ہوں

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کے الہامی اشعار کے مطابق اللہ تعالیٰ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے موعود زکی غلام مسیح الزماں کے دور میں جو عظیم الشان کامیابیاں اُنہیں بخشے گا۔ علامہ محمد اقبال نے اِنہی کامیابیوں اور دنیا کی بدلتی ہوئی حالت کے حوالہ سے یہ فرمایا تھا کہ ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آ سکتا نہیں محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید ہے

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ہوشیار پور میں چلہ کے دوران آپکی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آپؑ کو ایک نشان رحمت یعنی زکی غلام بخشا گیا تھا۔اِسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے آپکے الہامی کلام میں مسیحائی نفس اور عیسیٰ قرار دیا تھا۔ملہم نے اِسی زکی غلام کو اپنی تالیفات میں مصلح موعود کے نام سے یاد فرمایا ہوا ہے۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کا یہ خیال تھا کہ مذکورہ زکی غلام آپکا کوئی جسمانی لڑکا ہوگا لہٰذا اِسی وجہ سے آپؑ اِسے اپنی جسمانی اُولاد میں ڈھونڈتے رہے اور اپنے بچوں کے نام بھی بطور تفاؤل رکھتے رہے ۔لیکن الٰہی رضا اور فیصلہ کے مطابق یہ موعود زکی غلام (مصلح موعود) آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہ ہوا۔آپؑ اسی زکی غلام کا اپنے گھر میں پیدا ہونے کا انتظار کرتے کرتے ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔آپکی وفات کے بعد آپکی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران اور قادیان میں حاضر احمدیوں کی متفقہ رائے کے مطابق آپکے شاگرد حضرت مولانا نورالدینؓ کو آپکا جانشین منتخب کر لیا گیا۔حضرت مولانا نورالدینؓ کی زندگی میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بعض ایسے اُمور سرانجام دیئے جن سے پتہ ملتا ہے کہ آپ نے حضرت مولانا نورالدینؓ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی قیادت پر قبضہ کرنے کا پختہ پروگرام بنا لیا تھا۔مثلاً۔بانئے جماعت احمدیہ کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کے ہوتے ہوئے ۱۹۰۹ء میں اپنی الگ سے انجمن ارشاد بنالی۔فروری ۱۹۱۱ء میں آپ نے ایک اور تنظیم مجلس انصار بنا لی۔بانئے جماعت احمدیہ کے قائم کردہ دو(۲)اخباروں (الحکم اور البدر) کے ہوتے ہوئے جون ۱۹۱۳ء میں اپنا الگ اخبار الفضل جاری کرلیا۔بانئے جماعت احمدیہ کے قائم کردہ دونوں چندوں (چندہ وصیت اَختیاری اور چندہ عام لازمی) کے ہوتے ہوئے ۱۹۱۳ء میں الگ سے اپنا دعوۃ اِلی الخیر فنڈ جاری کرلیا۔

حضرت مولانا نورالدینؓ کی وفات کے بعد جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ سے اپنے محترم والد صاحب حضرت مرزا غلام احمدؑ کے حکم اور فیصلے کے برخلاف صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران کی اَکثریتی رائے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ہی قائم کردہ مجلس انصار کے ممبران سے اپنی خود ساختہ خلافت کے حق میں ووٹ لے کر اپنے خلیفہ ثانی ہونے کا اعلان کر دیا۔جماعت احمدیہ کی قیادت پر قبضہ کیے ابھی بمشکل ایک ہی مہینہ گزرا تھا کہ خوشامدی اور چاپلوس قسم کے صحابیوں نے آپکے متعلق مصلح موعود اور مظہر قدرت ثانی ہونے کے تحریری اور تقریری اعلانات کرنے شروع کر دیئے ملاحظہ فرمائیں۔(الغلام ڈاٹ کم۔نیوز نمبر ۵)

جماعتی قیادت پر قبضہ کرنے کے بعد آپ جماعتی اُمور کو اس طرح سرانجام دیتے رہے جن کی بنا پر بعد ازاں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جا سکے۔اور پھر ۷ اور ۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات شیطان کی آنت کی طرح ایک طویل نفسانی خواب دیکھ کر اپنے مصلح موعود ہونے کا حلفاً دعویٰ کر دیا۔حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیا گیا زکی غلام تو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود کس طرح سچا ہوسکتا تھا؟ ؎ دوستو اِک نظر خدا کیلئے سیّد الخلق مصطفٰے کیلئے

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ خدمت اسلام میں اپنی طبعی زندگی گزار کر ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو اس

جہان فانی سے رخصت ہوئے تھے۔اسی طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بھی مارچ ۱۹۱۴ء سے نومبر ۱۹۶۵ء تک ۵۲ سال جماعت احمدیہ کی قیادت کرنے کے بعد ۷ نومبر ۱۹۶۵ء کو فوت ہوئے تھے۔اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی محمدی مریم کا وہ موعود صالحہ فرزند تھا؟ اگر وہی موعود زکی غلام اور مصلح موعود تھا؟ تو پھر عزیزم عمر فاروق صاحب:۔ایک جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے آپ آئینہ کمالات اسلام کے ایک اقتباس کو تو لیے پھر رہے ہیں لیکن حضرت نعمت اللہ ولی صاحب نے موعود صالح فرزند کے حوالہ سے جن کارناموں اور کامیابیوں کا اپنے قصیدے میں ذکر فرمایا ہوا ہے۔کیا آپ اُن کارناموں اور کامیابیوں کا عشرِ عشیر بھی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دور قیادت میں دکھا سکتے ہیں؟ حضرت نعمت اللہ ولی صاحب کے بیان فرمودہ کارناموں اور کامیابیوں کا دکھانا تو دور کی بات ہے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور آپکے جانشینوں کی دنیاداری اور گمراہی کی وجہ سے آج امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت احمدیہ تو دائرہ اسلام سے نکل کر باہر بیٹھی ہوئی ہے۔آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ جس نے دنیا کے کناروں تک شہرت پانی تھی اور جس سے قوموں نے برکت پانی تھی تو پھر محمدی مریم کا وہ پسر موعود اور وہ صالحہ فرزند جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کس طرح ہو سکتے ہیں؟؟ جناب مرزا بشیر الدین محمود صاحب احمد اور آپکے جانشینوں نے ہم احمدیوں کو غلام بنانے اور ہم سے چندے وصول کرنے کے علاوہ اور اسلام کی کیا خدمت کی ہے؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔اس تمہید اور فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ پر چند گذارشات پیش کرنے کے بعد اب خاکسار آپکے سوال کی طرف آتا ہے۔آپ اپنی ای میل میں لکھتے ہیں:۔۔''میرا سوال جنبہ صاحب سے یہ ہے کیا کسی بھی نبی یا صاحب الہام شخصیت کو اللہ نے نیک اور مبشر اولاد کی بشارت دی ہو اور اس اولاد نے بڑے ہوکر جھوٹا دعوی کر دیا ہو۔ایک مثال قرآن یا ایسی معتبر کتاب سے پیش کر دیں جس پر ہم متفق ہیں۔جزاک اللہ۔''

الجواب:۔۔عزیزم (اولاً) خاکسار نے بذریعہ دلائل ثابت کر دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ''فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ'' کے الفاظ جس موعود عیسیٰ ابن مریم کے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔وہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کا وہ موعود زکی غلام ہے جس کی خبر آپؐ کو چلہ ہوشیار پور میں دی گئی تھی۔اسی موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک الہامی شعر میں عیسیٰ بھی قرار دیا ہوا ہے۔اس حوالہ سے خاکسار کے پیش کردہ دلائل و براہین کو کیا آپ جھٹلا سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

(ثانیاً) اگر ہم آنحضرت ﷺ کے ''فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ'' کے الفاظ اپنے آقا امام مہدی و مسیح موعودؑ پر چسپاں بھی کریں تب بھی قرآن کریم کی روشنی میں آپکا الہامی کلام ہمیں خبر دیتا ہے کہ وہ موعود صالحہ فرزند یعنی زکی غلام (جس کا آپ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۷۸ حاشیہ میں ذکر فرمایا ہوا ہے) آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔لہٰذا اس طرح آپؑ کا کوئی جسمانی لڑکا بھی اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ثابت نہیں ہوتا۔وہ موعود صالحہ فرزند دلبند گرامی ارجمند، وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں، وہ موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم محمدی مریم کا رُوحانی فرزند تھا جس نے آپکے بعد آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر رُوح القدس پاکر نزول فرمانا تھا۔

(ثالثاً) عزیزم۔ ہر انسان اپنے گھر میں نیک اولاد کیلئے دُعا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نبی تو عام انسانوں سے بڑھ کر اپنے گھروں میں نیک اُولاد کیلئے دُعا کیا کرتے ہیں۔نبیوں کے گھروں میں جب اولاد پیدا ہوتی ہے تو وہ نبیوں کی دُعا کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتی ہے۔کوئی نبی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دُعا نہیں کیا کرتا کہ اے اللہ تعالیٰ میرے گھر میں اولاد پیدا نہ کرنا یا میرے گھر میں ناخلف اُولاد پیدا کرنا۔کیا آپ قرآن کریم یا ایسی کسی معتبر کتاب سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی یہ دُعا بھی کر سکتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں اُولاد پیدا نہ کرنا یا اگر اُولاد پیدا کریں تو ناخلف اولاد پیدا کرنا۔آپ اس قسم کی بات قرآن کریم اور کسی نبی کے الہامی کلام یا اُسکی اپنی تحریر سے ثابت نہیں کر سکتے۔تو اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو جو اُولاد دیتا ہے وہ اُنکی دعاؤں کے نتیجہ میں ہی دیتا ہے اور نبی ہمیشہ نیک اُولاد کیلئے ہی دُعا کیا کرتے ہیں۔دُعاؤں کے نتیجہ میں ملنے والی اولاد کے حوالہ سے ہم اُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ اور باقی نبیوں کے درمیان کوئی تخصیص نہیں کر سکتے۔اور اگر کوئی اس قسم کی تخصیص کا مُرتکب ہوگا تو پھر وہ نبیوں کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمودہ کا مخالف ٹھہرے گا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ (ال عمران۔۸۵) ہم اِن میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبیوں کی دُعاؤں کے ذریعہ پیدا ہونے والے بعض بچوں پر اپنے نیک اور نبی باپ کی دُعاؤں کا اَثر نہیں ہوتا اور وہ نبی کی دُعاؤں کے باوجود گمراہی کے راستہ پر چل پڑتے ہیں۔مثلاً حضرت نوح علیہ السلام نے بھی نیک اور صالح اُولاد کیلئے دُعائیں کی تھیں۔حضرت نوح علیہ السلام کی دُعاؤں کا اُسکے ایک لڑکے پر اَثر نہ ہوا یا حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے نے اپنے بزرگ، نیک اور نبی باپ کی نیک دُعاؤں کا نیک اَثر نہ لیا اور وہ اپنے عظیم والد کی دُعاؤں کے برخلاف گمراہی کے راستہ پر چل پڑا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ ہود میں فرماتا ہے:۔

وَنَادَى نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۔قَالَ يٰنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ط إِنِّي اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ (ہود۔۴۶ تا ۴۸) اور نوح نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا اے میرے ربّ! یقیناً میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ بھی ضرور سچا ہے اور تو فیصلہ کرنیوالوں میں سے سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔اُس (اللہ) نے کہا اے نوح! یقیناً وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔یقیناً وہ غیر صالح (بدعمل) ہے۔لہٰذا مجھ سے وہ سوال نہ کر جس کا تجھے کچھ علم نہیں ہے۔میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو۔اُس (نوح) نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

عزیزم:۔اللہ تعالیٰ نے امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بھی آخری زمانے کا نوح قرار دیا تھا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵/

اکتوبر ۱۸۹۴ء کو اپنے الہامی کلام میں آپؑ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:۔ یَانُوۡحُ اَسِرِّ رُؤیَاکَ۔ اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔
(تذکرہ صفحہ ۲۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔ اب یہ فیصلہ کس طرح ہو کہ حضرت نوح اوّل علیہ السلام نے نیک اولاد کیلئے دُعائیں نہیں کی تھیں اور پھر نتیجتاً آپؑ کی اولاد میں سے آپکا ایک لڑکا گمراہ اور مجرم بن گیا تھا جبکہ حضرت نوح ثانی حضرت مرزا صاحبؑ نے نیک اولاد کیلئے دُعائیں کی تھیں لہٰذا آپکی دُعاؤں کے نتیجہ میں جو اُولاد آپ کو دی گئی تھی وہ ہرگز گمراہ اور مجرم نہیں ہو سکتی تھی؟؟

اسی طرح حضرت یعقوب اوّل علیہ السلام نے بھی یقیناً نیک اور صالح اُولاد کیلئے دُعائیں کی ہونگی اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپکی دُعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں آپؑ کو نیک اُولاد بھی بخشی ہوگی۔ حضرت یعقوب اوّل علیہ السلام بھی سمجھتے ہونگے کہ میری دُعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اُولاد نیک ہوگی۔ لیکن بعد ازاں عملاً یہ ہوا کہ حضرت یعقوبؑ کے دس (۱۰) مذعومہ نیک لڑکوں نے اپنے ایک نبی بھائی کو کنویں میں پھینک کر ایک سخت ظلم کا ارتکاب کر ڈالا اور اس طرح وہ اپنے اس ظالمانہ فعل کی بدولت ظالم بن گئے۔ یہ وہ دس لڑکے تھے جن کے محترم والد صاحب اور نبی اللہ اُنہیں نیک ہی سمجھتے ہونگے لیکن عملاً وہ نیک ثابت نہ ہوئے۔ امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں ؎ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔ اب کیا آپ مجھے قرآن کریم میں سے یہ ثابت کر کے دے سکتے ہیں کہ حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام نے نیک اُولاد کیلئے دعائیں نہیں کی تھیں لہٰذا اِس طرح اُنہیں جو اُولاد دی گئی تھی وہ نیک نہیں تھی جبکہ برخلاف اِسکے نوح ثانی اور یعقوب ثانی حضرت مرزا صاحبؑ نے نیک اُولاد کیلئے بہت دعائیں کی تھیں لہٰذا حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام کے برخلاف آپکی بہت نیک دُعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو بہت نیک اُولاد دی گئی تھی۔ ایسی نیک اُولاد جو گمراہ اور مجرم نہیں ہو سکتی تھی؟؟ لیکن عزیزم اگر قرآن کریم میں سے کسی ایک نبی کے حوالہ سے ایسا ثابت نہیں ہو سکتا تو پھر آپ کسی نبی یا صاحب الہام شخصیت کی نیک اور مبشر اولاد کے بڑے ہو کر جھوٹا دعویٰ نہ کرنے کا دعویٰ کس دلیل کی بنا پر کرتے پھر رہے ہیں؟؟ آپ کو واضح رہے کہ محمدی مریم امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کی اُولاد جسے ملہم تو نیک سمجھتا تھا لیکن اُسکی اُولاد نے ملہم کے بعد جو کام کیے یا جن کرتوتوں کا اُنہوں نے اِرتکاب کیا اُن سے وہ نیک ثابت نہیں ہوتی۔

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔ خاکسار آپکے سوال کے حوالہ سے آپ سے جواباً پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا قرآن کریم یا احادیث صحیحہ یا آخری زمانے کے نوح اور یعقوب حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامی کلام یا آپکی تحریروں میں سے آپ مجھے یہ ثابت کر کے دے سکتے ہیں کہ حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام نے نیک اولاد کیلئے دُعائیں نہیں کی تھیں اور یہ بھی کہ جو اُولادیں اُنہیں دی گئیں تھیں وہ دونوں نبی اپنی اُولادوں کو نیک ہونے کی بجائے بد سمجھتے تھے؟؟؟ کیا آپ حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام کے متعلق قرآن کریم یا کسی معتبر کتاب میں سے ایسا ثابت کر کے دے سکتے ہیں؟؟ اگر آپ نے مذکورہ بالا ذرائع سے مجھے یہ ثابت کر کے دکھا

دیا تو پھر میں قرآن کریم اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامی کلام میں سے آپ کو یہ ثابت کر کے بھی دکھادوں گا کہ ایسا ممکن ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ کسی نبی یا صاحب الہام شخصیت کو اللہ تعالیٰ نیک اور مبشر اُولاد تو دے لیکن ایسی اُولاد نبی کی وفات کے بعد بڑے ہو کر جھوٹے دعوے کرتی پھرے؟؟

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔لیکن حضرت نوح اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام کے متعلق آپ ایسا ہرگز ثابت نہیں کر کے دے سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت نوح اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام نے بھی نیک اُولاد کیلئے دُعائیں کی ہونگی اور وہ دونوں اپنی اولادوں کو نیک بھی سمجھتے ہونگے لیکن اِسکے باوجود آپ دونوں کی اُولادوں میں سے بعض لڑکے اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے گمراہ اور ناخلف ثابت ہو گئے۔اگر حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام کی نیک دُعاؤں کے نتیجے میں ملنے والی اُولاد جنہیں آپ دونوں نبی اللہ نیک سمجھتے تھے اُن میں سے بعض وجود اپنی بدعملیوں کی وجہ سے گمراہ اور مجرم بن گئے تو پھر آخری زمانے کے نوح اور یعقوبؑ کی اُولاد میں سے بعض وجودوں کے گمراہ اور مجرم نہ ہونے کیلئے آپکے ہاتھ میں کونسی دلیل ہے؟؟ آپکا یہ رویہ اس حقیقت کی عکاسی کر رہا ہے کہ آپ نبیوں کے حوالہ سے دو قسم کی گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(۱) آپکی پہلی گستاخی یہ ہے کہ ایک اُمتی نبی کے گمراہ اور مجرم بیٹے کو صادق بنانے کیلئے آپ اُولاد کے حوالہ سے نبیوں میں تفریق پیدا کرتے پھر رہے ہیں جو کہ ایک سنگین گناہ ہے۔آپکے رویے سے یہ عیاں ہے کہ نعوذ باللہ حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام کی نیک دُعاؤں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اُنہیں گمراہ اور ظالم اُولاد عنایت فرمائی تھی اور نوح اور یعقوب ثانی حضرت مرزا صاحبؑ کی نیک دُعاؤں میں اتنی طاقت تھی کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ نوح اوّل اور یعقوب اوّل علیہم السلام کی دُعاؤں کی طرح ردّ ہی نہیں کر سکتا تھا؟

(۲) دوسری گستاخی آپکی یہ ہے کہ آپ حضرت مرزا صاحبؑ کی اُولاد کے حوالہ سے شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔عیبوں اور غلطیوں سے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی پاک ہے۔حتیٰ کہ نبیوں سے بھی بعض اُوقات اِجتہادی غلطیاں سرزد ہو جایا کرتی ہیں۔تو پھر آپ ایک نبی کی اُولاد کے متعلق یہ عقیدہ کس طرح اختیار کر سکتے ہیں کہ وہ کسی قسم کی غلطی کی مرتکب نہیں ہو سکتی؟ حالانکہ ہمارے سامنے حضرت نوح اوّل اور حضرت یعقوب اوّل علیہم السلام کی گمراہ اُولادوں کی مثالیں موجود ہیں؟؟

(۳) تیسری گستاخی کی بجائے آپکی جہالت یہ ہے کہ آپ کو ابھی تک اتنا بھی علم نہیں ہے کہ جس مامور من اللہ امام مہدی و مسیح موعودؑ پر ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نازل ہوئی تھی۔وہ موعود اور مبشر زکی غلام کو اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے اپنے آخری وقت تک اپنے گھر میں اُسکے تولد کا انتظار فرماتے رہے تھے لیکن اَمر واقع یہ ہے کہ الٰہی علم میں نہ یہ موعود اور مبشر زکی غلام آپکا کوئی جسمانی لڑکا تھا اور نہ ہی وہ آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا۔جب ملہم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام کی حقیقت سے لاعلم رکھا تو پھر کیا ملہم کا کوئی جسمانی لڑکا الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے غلطی کھا کر جھوٹا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا؟؟ لہٰذا نہ صرف ملہم کے ایک جسمانی لڑکے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو سمجھنے میں غلطی کھائی بلکہ وہ حلفاً ایک

جھوٹا دعویٰ بھی کر بیٹھا۔اور پھر سورۃ الحاقہ میں مفتری علی اللہ کیلئے مقرر کردہ قطع وتین کی سزا کے مطابق اُنہوں نے اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس (۱۰) سال بعد مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو ربوہ کی مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد قطع وتین کی سزا بھی پائی تھی۔

عزیزم۔مجھے اُمید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا مدلل اور قطعی جواب مل گیا ہوگا کہ قرآن کریم کی رُو سے یہ کلیۃً ثابت ہے کہ دُعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی نبیوں کی اُولادیں بھی نہ صرف ظلموں کی مرتکب ہوسکتی ہیں بلکہ وہ جھوٹے دعوے بھی کرسکتی ہیں؟اور آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ کسی مدعی کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور پھر ظلم اور جبر کیساتھ اپنے پیروکاروں سے اُسے منوالینا اپنے اور لوگوں پر ایک بہت بڑا ظلم ہوتا ہے۔

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔آپ اپنی مورخہ ۳۱/جنوری ۲۰۱۷ء کی ای میل کے آغاز میں لکھتے ہیں:۔''اسلام علیکم ویلکوم کرنے کا بہت شکریہ خاکسار کے پاس سوالوں کا ڈھیر ہے جسکے جواب جنبہ صاحب کبی دے نہیں سکتے۔خاکسار انہی سوالوں میں سے ایک سوال یہاں کرے گا اور امید کرے گا کے جنبہ صاحب یا انکے مریدوں میں سے کوئی بھی اسکا مدلل جواب دے گا۔اگر جنبہ صاحب یا انکے گروپ سے جواب نہ بن پایا تو برائے مہربانی بات کو گول مول نہ کر دیجیے گا کیوں اکثر جنبہ صاحب کے مرید جب پھس جاتے ہیں تو پھر جنبہ صاحب کی دی ہوئی بوٹی کاپی پیسٹ کرکے باگ لیتے ہیں۔لہٰذا اگر جواب نہ بن پائے تو بات کو گول مول گمانے سے بہتر ہے کے چپ رہا جائے۔''

الجواب:۔عزیزم خاکسار نے اپنے مریدوں کی بجائے بذات خود آپکے سوال کا گذشتہ صفحات میں جواب دے دیا ہے۔اگر آپکے پاس کوئی علم ہے تو آپ بذریعہ مخالف دلیل خاکسار کے جواب کو جھٹلا کر دکھائیں اور میرے آگے ثابت کرکے دکھائیں کہ ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعود زکی غلام (مصلح موعود) محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا تھا؟ آپ یہ ثابت کرکے دکھائیں کہ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ ''فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ'' کے مصداق محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ تھے؟ لیکن آپ یا آپکی جماعت کے علماء یا خودساختہ خلیفے قیامت تک خاکسار کے جواب کو بذریعہ دلیل جھٹلا کر نہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں موعود زکی غلام یعنی موعود صالح فرزند کا بطور جسمانی لڑکا پیدا ہونا ثابت کرسکتے ہیں اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کے فرمودہ ''فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ'' کا مصداق محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ثابت کرسکتے ہیں؟ آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ ہمارے پاس کوئی بوٹیاں نہیں ہیں بلکہ ہمارے پاس قطعی اور بیّن دلائل اور براہین ہیں جن کے آگے آپکے قبرستانی مولوی اور خودساختہ خلیفے منہ کے بل گرے پڑے بلکہ مرے پڑے ہیں۔

عزیزم عمر فاروق صاحب:۔جہاں تک آپکے ''بات کو گھمانے کے الزام کا تعلق ہے'' جو آپ خاکسار اور خاکسار کے پیروکاروں پر لگا رہے ہیں؟ آپکا یہ الزام بھی قطعی طور پر نہ صرف جھوٹا ہے بلکہ آپ اپنی ای میل میں بات گھمانے کے اِسی جُرم کا بذات خود اِرتکاب کرکے بیٹھے ہوئے ہیں۔مثلاً آپکے بات گھمانے کے مذکورہ جُرم کے حوالہ سے گذارش ہے کہ الٰہی انکشافات کی روشنی میں خاکسار کا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں زکی غلام (مصلح موعود) کو بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں کیا تھا بلکہ وہ موعود اور مبشر زکی غلام تو خاکسار ہے۔اب ہمارے درمیان اختلاف تو الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے اصل مصداق ہونے کا ہے اور اس حقیقت کو آپ جانتے

ہیں۔ چونکہ نہ آپ اور نہ ہی جماعت احمدیہ قبرستان یہ ثابت کرسکتی ہے کہ موعود زکی غلام (جسے اللہ تعالیٰ نے اکتوبر ۱۹۰۷ء میں مثیل مبارک بھی قرار دیا تھا) ملہم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا تھا۔ لہٰذا ملہم کا کوئی بھی لڑکا الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق نہیں ہوسکتا کیونکہ ملہم کی نرینہ اولاد ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتی۔ چنانچہ آپ بھی جانتے ہیں کہ موعود زکی غلام محمدی مریم کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا لہٰذا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو ثابت کرنا آپ کیلئے محال ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹ کو سچا بنانے یا اُنکے جھوٹ کو مکر کی رِداؤں میں چھپانے کیلئے اصل قضیہ سے دامن بچاتے ہوئے آپ اپنی بات کو گھما کر حضرت مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام جلد ۵ صفحہ ۵۷۸ حاشیہ کے غیر متعلقہ اقتباس کی طرف لے گئے ہیں۔

اور اس طرح آپ نے اپنی بات کو گھما کر ایک بالکل ہی غیر متعلقہ سوال اُٹھا دیا ہے کہ چونکہ حضرت مرزا صاحبؑ کو فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کے مطابق نیک اور صالح اولاد دی گئی تھی لہٰذا ایسی نیک اور صالح اُولاد جھوٹا دعویٰ کیسے کرسکتی تھی؟؟ عزیزم۔ اِسے کہتے ہیں بات کو گھما کر کہیں سے کہیں لے جانا۔ اس قسم کے مکر کرنا اور باتوں کو گھمانا ہمارا شیوہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ قبرستان کے خودساختہ خلیفوں اور مولویوں کا یہ وتیرہ ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ بات کو گھمانے کا یہ گھنوؤنا الزام آپ خاکسار اور میرے ساتھیوں پر لگا رہے ہیں؟ خاکسار عرصہ چودہ سال سے آپ ایسے نقلی شیروں اور شاہ دولہ کے چوہوں کو آئینہ دکھاتا چلا آرہا ہے لیکن آئے دن پھر آپکی طرح کوئی نقلی شیر، کوئی شاہ دولہ کا چوہا کسی سوراخ سے نکل کر (خاکسار کی کتب، مضامین کا مطالعہ اور خطبات سنے بغیر) کوئی سوال لے کر کھڑا ہوجاتا ہے اس جھوٹے دعویٰ کیساتھ کہ جنبہ صاحب اور اُسکے مرید میرے سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ اُمید ہے آپ کو اپنے مکر پر مبنی سوال کا جواب مل گیا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کی حقیقت کا بھی آپ کو پتہ چل گیا ہوگا؟ آپ اپنی پٹاری میں جو اور سوال لے کر پھر رہے ہیں اُنکی حیثیت بھی ایسی ہی ہوگی جیسی کہ آپکے مذکورہ بالا سوال کی ثابت ہوچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپکا سینہ ہدایت کیلئے کھول دیوے آمین۔ خاکسار نے ۱۱ رفروری ۲۰۱۷ء کو آپکے سوال کے حوالہ سے آپکی راہنمائی کیلئے آپ کو درج ذیل ای میل لکھی تھی۔۔۔۔۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جناب عمر فاروق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔ کسی بھی نئے نقطہ نظر یا دعویٰ کو پرکھنے کے حوالہ سے محمدی مریم امام مہدی ومسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں:۔۔۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہوکر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس

وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُسکی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔''(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱ تا ۲)۔

جناب عمر فاروق صاحب:۔،حضورؑ کی متذکرہ بالا نصیحت کی روشنی میں آپ خاکسار کے درج ذیل مضامین پڑھیں اور خطبہ سُنیں۔

(۱)مضمون نمبر ۵۰ ''پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایک محمود ثانی کی علمی حالت''(۲)مضمون نمبر ۵۴ 'فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ' کی حقیقت۔

(۳)مضمون نمبر ۹۲ ''نشان رحمت یعنی موعود زکی غلام۔۔۔ہی مصلح موعود ہے!!!''(۴)خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۲۰۱۵ء آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ الفاظ ''فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ '' کی حقیقت''۔

اُمید ہے مذکورہ بالا مضامین اور خطبہ سننے کے بعد آپکے سوال کا آپ کو بخوبی جواب مل جائے گا۔اور اگر نہ ملے تو خاکسار کو لکھنا کہ مذکورہ بالا مضامین اور خطبہ جمعہ میں میرا سوال کا جواب نہیں ہے تو پھر خاکسار آپ کو آپکے سوال کا مفصل جواب لکھے گا۔والسلام

خاکسار

مَردِحق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں۔موعود مجدد صدی پانزدہم

آزادی سب کیلئے۔۔۔غلامی کسی کیلئے نہیں

مورخہ ۱۱ر فروری ۲۰۱۷ء

آپ نے خاکسار کی مذکورہ بالا ای میل کے جواب میں مجھے مورخہ ۱۲ر فروری ۲۰۱۷ء کو یہ ای میل لکھی تھی۔آپ لکھتے ہیں:۔

''آپ نے میرے سوال کے جواب میں جو ویڈیو دیکھنے کو کہا ہے جسکا حوالہ آپ نے 11 دسمبر 2015 کا دیا ہے۔محترمی عرض ہے وہ ویڈیو میں بہت پہلے دیکھ چکا تھا اور مجھے تو اس ویڈیو میں جواب ملنے کی بجائے آپکی کہی گئی باتوں پر بھی اعتراض ہے جن کو میں آگے بریکیٹ میں لکھوں گا۔اس ویڈیو میں آپ کے گستاخی والے الفاظ 58 منٹ اور 14 سیکنڈ سے شروع ہو رہے ہیں۔اور وہ الفاظ یہ ہیں۔آپ نے فرمایا (جماعت احمدیہ میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ کے الفاظ کی جو تشریح فرمائی ہوئی تھی۔میں ایک عرصہ تک اسی تشریح کا قائل رہا ہوں لیکن سامعین اکرام مورخہ 7 نومبر 2014 کے دن خاکسار ہمبرگ میں ایک شاپ کے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔اس وقت اچانک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس حقیقت کا انکشاف فرمایا۔کہ نبی اکرم ﷺ کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ سے مراد محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی شادی مراد نہیں بلکہ اس سے موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم یعنی خاکسار کی وہ شادی مراد ہے جس کے لئے مجیب نے آسمان سے ایک عطیہ یعنی ایک عطیہ بطور نعمت میرے لئے بھیجا ہے۔میرے پیارے

نبی ﷺ نے فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ کے الفاظ میں اِسی شادی کی طرف اشارہ فرمایا ہوا ہے(((استغفراللہ)))''

الجواب:۔''عزیزم ۱۸۹۱ء سے پہلے اُمت محمدیہ کا یہ متفقہ عقیدہ تھا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کو صلیب سے بچا کر زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھا لیا تھا لہٰذا اب آخری زمانے میں آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق وہی سابقہ اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم دوبارہ آسمان سے زندہ بجسم عنصری نزول فرما کر دین اسلام کے غلبہ کی راہ ہموار کریں گے۔ بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمدؑ کا بھی ۱۸۹۱ء سے پہلے حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے حوالہ سے یہی عقیدہ تھا (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۳ حاشیہ درحاشیہ)۔بعدازاں ۱۸۹۱ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ پر یہ الہام نازل فرمادیا کہ ''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَکَانَ وَعْدُاللّٰہِ مَفْعُوْلاً۔ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنْتَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ۔ اَنْتَ مُصِیْبٌ وَّ مُعِیْنٌ لِّلْحَقِ۔ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲ بحوالہ ازالۂ اوہام) عربی عبارت کا ترجمہ:۔اور اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔''

عزیزم۔ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے الہام کے بعد اُمت محمدیہ کے حیات اور نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری کے اجماعی اور متفقہ عقیدہ کے برخلاف جب حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کی وفات کا اعلان کرکے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا تھا تو پھر اُمت محمدیہ کے شریر مولوی اور خانقاہوں پر بیٹھے ہوئے شاہ دولہ کے چوہے آپکی طرح حضرت مرزا صاحبؑ پر سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ کی شان میں گستاخی کرنے کا جھوٹا الزام لگا کر آپکی طرح اَستغفراللہ، اَستغفراللہ پڑھنا شروع ہوگئے تھے۔

محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ کے متعلق آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ حاشیہ میں جو کچھ ارشاد فرمایا تھا۔دیگر احمدی بھائیوں کی طرح خاکسار کا بھی اِسی پر ایمان تھا۔جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے مذکورہ الفاظ کے متعلق خاکسار کو حضورؑ کے بیان فرمودہ معانی کے برخلاف بتایا تو میں نے اپنے تبدیل شدہ عقیدہ کا اپنے مورخہ ۱۱ر دسمبر ۲۰۱۵ء کے خطبہ جمعہ میں اظہار کیا تھا۔الٰہی علم کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ کے سلسلہ میں تبدیل شدہ میرے عقیدے کو اگر آپ گستاخی قرار دے رہے ہیں۔حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کے تبدیلی عقیدہ کو بھی کیا آپ خاکسار کی طرح گستاخی قرار دیں گے؟ انصاف اور دیانتداری کا تقاضا تو یہ ہے کہ آپ نے تبدیلی عقیدہ کے سلسلہ میں گستاخی کا جو فتویٰ خاکسار پر صادر کیا ہے وہی فتویٰ آپ حضرت مرزا صاحبؑ پر بھی لگائیں؟ کیا آپ گستاخی کا یہی فتویٰ حضرت مرزا صاحبؑ پر بھی لگائیں گے؟؟ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو پھر آپکا یہ رویہ کیا انصاف کا خون نہیں ہوگا؟؟ کیا آپکا یہ رویہ دوغلا پن کی مثال نہیں ہوگا؟ آپ تو یہودیوں سے بھی بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔یقیناً شاعر مشرق علامہ محمد اقبال صاحب کے بیان فرمودہ درج ذیل الفاظ اُمت محمدیہ میں صرف آپ محمودیوں پر ہی منطبق ہوسکتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں:۔ ؎

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

آگے آپ اپنی ای میل میں لکھتے ہیں:۔''جناب جنبہ صاحب اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ۷ نومبر ۲۰۱۴ء سے پہلے آپ کو لفظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کی الف اورب کا بھی نہیں پتا تھا۔یعنی 2014 سے پہلے اپ وہی عقیدہ رکھتے تھے جو سب احمدیوں کا عقیدہ تھا۔اور سب احمدیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی ساری اولاد نیک اور صالحہ اولاد ہے اس پیشگوئی کے مطابق۔چلیں اس ویڈیو سے یہ تو پتا چلتا ہے کہ 2014 سے پہلے آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیک اور صالحہ اولاد کے قائل تھے۔''

الجواب:۔''خاکسار نے اکثر اپنے مضامین اور خطبات میں ذکر کیا ہے کہ خاکسار کا تعلق کسی عالم فاضل اور مذہبی گھرانے سے نہیں بلکہ میرا تعلق حراث (کھیتی باڑی) سے ہے اور میں ایک حارث (کسان) کا بیٹا ہوں۔خاکسار کی تعلیم وتربیت کا یہ حال ہے کہ میں بچپن میں قرآن کریم ناظرہ بھی نہ پڑھ سکا۔البتہ مجھے اپنے والدین کی طرف سے اللہ تعالیٰ، رسول مقبول ﷺ اور امام مہدی ومسیح موعودؑ کی شدید محبت بلکہ عشق ورثہ میں ضرور ملا تھا۔دوران تعلیم خاکسار ایک ذہین طالبعلم رہا ہے اور میں لکھنے پڑھنے میں کافی طاق تھا۔خاکسار کو اگر ۷ رنومبر ۲۰۱۴ء سے پہلے فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ کی الف اورب کا بھی نہیں پتا تھا تو خاکسار کو اس پر فخر ہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت احمدیہ میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اُسکے جانشینوں کے ڈالے ہوئے گند کو صاف کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کو ردّ اور نظر انداز کرتے ہوئے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ کی طرح دینی لحاظ سے مجھ ایسے اُمی احمدی کو چنا۔اسی حوالہ سے امام مہدی ومسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ فرماتے ہیں:۔

''اُسکے عجائباتِ قدرت اِسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرماتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔بڑے بڑے علماء وفضلاء اُسکے آستانہ فیض سے بکلی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں اور ایک ذلیل حقیر اُمی جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ہمیشہ سے اُسکی کچھ ایسی ہی عادت ہے اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔''(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

جہاں تک حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کے نیک اور صالحہ ہونے کا تعلق ہے تو آپ اس حوالہ سے بھی غلط بیانی کر رہے ہیں کہ''سب احمدیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی ساری اولاد نیک اور صالحہ اولاد ہے اس پیشگوئی کے مطابق۔''۔آپ کو واضح رہے کہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والے اصحاب احمدؑ اور دیگر احمدی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ناخلف اور حضرت نوح اوّل علیہ السلام کے بیٹے کی طرح قرار دیتے ہیں۔

جہاں تک خاکسار کا تعلق ہے تو اس حوالہ سے آپ کو واضح رہے کہ دارالحمد میں مبارک سجدہ سے پہلے نہ صرف خاکسار جناب خلیفہ ثانی

صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا مانتا تھا بلکہ آپکی طرح حضورؑ کی اولاد کو بھی نیک اور صالحہ سمجھتا تھا۔ مبارک سجدہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر ظاہر فرمادیا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا تھا۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو جس زکی غلام کی بشارت بخشی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر انکشاف فرمادیا کہ وہ موعود زکی غلام تو یعنی خاکسار ہے۔ اس انکشاف کے بعد میرے دل سے جناب خلیفہ ثانی صاحب کی عقیدت ختم ہوگئی۔ جرمنی آنے سے پہلے احادیث کا مطالعہ کرنا تو الگ رہا خاکسار نے تو حضورؑ کی کتب بھی نہیں پڑھی تھیں۔ جرمنی آنے کے بعد خاکسار نے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا تھا۔ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۷۸ حاشیہ پر حضورؑ کے الفاظ خاکسار نے بھی ضرور پڑھے تھے لیکن غور وفکر کیے بغیر جلدی میں آگے گزر گیا تھا۔ روحانی خزائن کے مطالعہ کے بعد خاکسار نے پاکستان سے چند احادیث کی کتب منگوائی تھیں اور اُن میں مشکوٰۃ شریف کا بھی مکمل سیٹ شامل تھا۔ میں نے مشکوٰۃ شریف جلد ۳ میں ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ بھی پڑھے تھے لیکن سنجیدگی کیساتھ اِن الفاظ پر کبھی غور نہیں کیا تھا۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ سب سے پہلے مورخہ ۷ رنومبر ۲۰۱۴ء کو اللہ تعالیٰ کے بتانے پر ہی مجھے آنحضرت ﷺ کے مذکورہ الفاظ کی حقیقت کا پتہ چلا تھا۔ مجھے ۷ رنومبر ۲۰۱۴ء سے پہلے آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کی الف اور ب کا اُسی طرح پتہ نہیں تھا جس طرح خاکسار کے آقا اور روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۱۸۹۱ء سے پہلے حیات مسیح کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کی الف اور ب کا بھی نہیں پتہ تھا۔ اور ۱۸۹۱ء تک آپؑ بھی حیات مسیح کے حوالہ سے اُمت محمدیہ میں مروجہ عقیدے کے ہی قائل تھے۔ اور اگر مجھے ۷ رنومبر ۲۰۱۴ء سے پہلے آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کی الف اور ب کا بھی پتہ نہیں تھا تو پھر اس میں اعتراض کرنے والی کونسی بات ہے؟؟ آپ لوگوں کو تو اب تک اِس کا علم نہیں ہے اور میرے بتانے پر بھی آپ حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے خاکسار پر گستاخیوں کے جھوٹے الزام لگاتے پھر رہے ہو۔

عزیزم۔ جہاں تک حضورؑ کی اولاد کے نیک اور صالحہ ہونے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ ۲۰۱۴ء سے پہلے خاکسار کی اس حوالہ سے اِسی طرح آنکھیں بند تھیں جس طرح حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے باطل عقیدے کے حوالہ سے ۱۸۹۱ء سے پہلے میرے آقا حضرت مرزا صاحبؑ کی آنکھیں بند تھیں۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے اپنے مصلح موعود ہونے کا حلفاً جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اُنہوں نے ہی اپنے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب پر جھوٹے طور پر قمر الانبیاء ہونے کی پیشگوئی فٹ کی تھی لیکن جناب مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی زندگی میں سٹیج پر کھڑے ہوکر نہ اپنے موعود قمر الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہونے سے اِنکار کیا۔ وہ ساری زندگی اس ٹائٹل (title) کے حوالہ سے منافق بنے رہے۔ قمر الانبیاء کی پیشگوئی کی طرح خلیفہ ثانی صاحب نے اپنی زندگی میں ہی نافلہ موعود کی پیشگوئی کو بھی اپنے بڑے بیٹے مرزا ناصر احمد پر فٹ کر دیا تھا لیکن مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی سٹیج پر کھڑے ہوکر نہ اپنے نافلہ موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہونے سے اِنکار کیا۔ وہ بھی اپنے چچا مرزا بشیر احمد صاحب کی طرح اس پیشگوئی کے حوالہ سے

ساری زندگی منافق بنے رہے۔خاکسار کے دعویٰ موعوز کی غلام مسیح الزماں کے بعد جناب مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی کوشش کی کہ کسی طرح جماعت احمدیہ قبرستان کے چاپلوس اور خوشامدی مولوی موعودز کی غلام سے متعلقہ ''تین کو چار کرنے والی پیشگوئی'' اُس پر چسپاں کر دیں لیکن الٰہی تقدیر نے اُنکی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی (ملاحظہ فرمائیں۔۔مجلس علم وعرفان مورخہ ۱۲/اگست ۱۹۹۹ء)۔

کھا گیا ہے بانٹ کر کس اہتمام سے اِلہامی بشارتیں بھی گویا چوری کا مال تھیں

حضرت مرزا صاحبؑ کی اولاد جو آپکی وفات کے بعد مذکورہ بالا قسم کے جھوٹے دعوے کرتی پھری۔ایسے جھوٹے دعوے کرنیوالی اولاد کو ایک لاعلم اور برین واشڈ احمدی بھلے نیک اور صالحہ سمجھتا پھرے لیکن جس انسان کو اللہ تعالیٰ الہامی پیشگوئی مصلح موعود سے متعلقہ حقائق سے آگاہ فرمادے۔ایسا انسان الٰہی علم کے بعد ایسے جھوٹے دعوے کرنے والی اولاد کو کس طرح نیک اور صالحہ سمجھتا سکتا ہے؟؟

آگے آپ لکھتے ہیں:۔۔''پھر آپ نے ایک یہ گستاخی بھی کر دی کہ نیک اور صالحہ اولاد والی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ سے پوری نہیں ہوئی بلکہ جنبہ صاحب سے پوری ہونی ہے۔حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ خود کو ہی مسیح موعود ٹھرا رہے ہیں اور یہ پیشگوئی کو بھی خود سے پورا ہونے کا بتا رہے ہیں۔''

الجواب:۔۔واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنی اُمت کے آگے جو پیشگوئیاں بیان فرمائی تھیں۔اُمت کیلئے یہ سب اللہ تعالیٰ کے موعود فضل تھے۔آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اِن موعود فضلوں کا صرف اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اُمت کے آگے ذکر فرمایا تھا۔اور یہ بھی یاد رہے کہ اِن موعود الٰہی فضلوں کو آنحضرت ﷺ یا آپکے کسی غلام نے اُمت محمدیہ میں تقسیم نہیں کرنا تھا بلکہ اِن الٰہی فضلوں کو اللہ تعالیٰ نے ہی تقسیم کرنا تھا۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الجمعہ۔۵) یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اب سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا اور میری روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو نہ صرف مجدد صدی بنایا بلکہ مجدد الف آخر،خاتم الخلفاء،موعود امام مہدی،موعود مسیح،اُمتی نبی اور جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی بنایا تھا۔آپؑ مثیل مصطفٰے ﷺ ہوتے ہوئے اُمت محمدیہ میں سب سے بڑھ کر ہیں۔جیسا کہ ایک احمدی شاعر اکمل صاحب لکھتے ہیں۔

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے روحانی فرزند دلبند گرامی اَرجمند (موعودز کی غلام اور عیسیٰ ابن مریم) کو فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ، دعویٰ ماموریت کے بعد دنیا میں ۴۵ سال تک زندہ رہنا اور اپنی وفات کے بعد پیارے نبی ﷺ کے روضہ میں آپکے قدموں میں دفن ہونے کے فضائل بخشے ہیں تو اس میں خاکسار کی کیا گستاخی ہے؟؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُسکی عطا ہے۔

آگے آپ لکھتے ہیں:۔۔’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنی تحریرات میں بارہا یہ فرمارہے ہیں کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی پیشگوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی۔‘‘

الجواب:۔۔واضح رہے کہ حضورؑ نے صرف یہی نہیں فرمایا تھا کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی مسیح موعود کے مصداق ہیں بلکہ آپؑ نے بہت کچھ مزید بھی فرمایا ہوا ہے۔مثلاً آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے بعد میرے ایسے دَس ہزار(۱۰۰۰۰)مثیل مسیح بھی آسکتے ہیں (ازالہ اوہام،روحانی خزائن جلد ۳ صفحات ۱۹۷ تا ۱۹۸/۲۵۰ تا ۲۵۱)۔خاکسار مضمون کے شروع میں اس سلسلہ میں چار اقتباسات نقل کر چکا ہے۔عزیزم۔یہودیوں کی یہ خصلت تھی کہ وہ توریت کی عبارتوں میں کمی بیشی کرتے رہتے تھے۔بعض آیات کو چھپاتے تھے اور بعض کو ظاہر کرتے تھے۔آپ نے بھی یہی کام کیا ہے۔حضورؑ نے اپنے متعلق جو فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی مسیح موعود کا مصداق بنایا ہے۔یہ تو آپ نے بیان کیا ہے اور آپؑ نے علاوہ اِسکے جو کچھ فرمایا تھا وہ سب کچھ آپ پی گئے ہیں۔کیا یہ آپکی یہودیانہ حرکت نہیں ہے؟ شاید اقبال نے آپ لوگوں کے متعلق ہی یہ فرمایا تھا۔ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود　　یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

آگے آپ لکھتے ہیں:۔۔’’پھر ایک دوسری جگہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں ((اس کے بعد کوئی زمانہ فضل اور مرتبہ میں اس جیسا نہیں ہوگا۔اور جب ہم اس دنیا کو خیر باد کہیں گے تو ہمارے بعد روز قیامت تک کوئی مسیح نہ ہوگا۔نہ کوئی آسمان سے اترے گا اور نہ غار سے نکلے گا۔)) جنبہ صاحب اس تحریر سے آپکے دعووں کی مکمل نفی تو ہو جاتی ہے۔اس موضوع پر میرے پاس اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں۔وہ بھی میں کبھی پیش کرونگا۔‘‘

الجواب:۔حضورؑ کے مذکورہ الفاظ سے خاکسار کے دعویٰ کی ہرگز نفی نہیں ہوتی کیونکہ حضورؑ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ’’ہمارے بعد قیامت تک کوئی مسیح نہیں آئے گا،نہ کوئی آسمان سے اور نہ ہی کسی غار سے‘‘۔حضورؑ نے اپنے اِن الفاظ میں ایک تو یہودیوں کے اُس خیالی مسیح کی نفی فرمائی ہے جس کی وہ انتظار میں ہیں۔اسی طرح آپؑ نے اپنے مذکورہ الفاظ میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے اُس مسیح کے آنے کی بھی نفی فرما دی جو اُنکے جھوٹے عقیدہ کے مطابق زندہ بجسم عنصری آسمان پر بیٹھا ہوا ہے۔مزید حضورؑ نے اُس امام غائب کے آنے کی بھی نفی فرمادی جو بعض مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے۔وگرنہ عزیزم۔حضورؑ نے اپنے مذکورہ الفاظ میں اپنے اُس موعود زکی غلام یا اُس موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی ہرگز نفی نہیں فرمائی ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ہوشیار پور کے چلہ میں بخشی تھی۔تو پھر اے بے علم حضورؑ کی مذکورہ (اعجاز المسیح۔روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۷۳) تحریر سے خاکسار کے دعویٰ کی کس طرح نفی ہوسکتی ہے؟؟

خاکسار کا دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں تو حضورؑ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کررہا ہے کیونکہ جس زکی غلام کی آپؑ کو چلہ ہوشیار پور میں بشارت دی گئی تھی۔آخر اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے اُس موعود زکی غلام کو آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر شرک اور دجل کی بیخ کنی کیلئے ظاہر بھی تو فرمانا تھا؟

آگے آپ لکھتے ہیں۔:۔''پھر اسی صفحہ کے حاشیہ میں حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں۔((حاشیہ۔فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ اس کی طرف اشارہ ہے آنحضرت ﷺ کی حدیث میں کہ مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کو اولاد دی جائے گی۔اجاز مسیح صفہ 55۔(اعجاز المسیح صفحہ ۷۳))یہ مبشر اولاد والی بات حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک جگہ نہیں بلکے بہت جگہ فرمائی ہے اور ساتھ میں بتایا بھی ہے کہ وہ اولاد جسمانی ہے روحانی نہیں۔اور جناب آپ فرما رہے ہیں کہ یہ پیشگوئی حضرت اقدس علیہ السلام کے لئے نہیں تھی بلکہ حضرت محمد ﷺ نے میرے لئے کی تھی۔جس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ کو بھی نہیں چھوڑا حالانکہ حضرت اقدسؑ فرما رہے ہیں کہ اب کوئی مسیح قیامت تک نہ ہوگا۔خیر یہ باتیں بہت لمبی ہیں۔ان پر بھی انشاءاللہ بات ہوگی اور میں سب کی تسلی بھی کراؤں گا۔''

الجواب:۔(الف)خاکسار آنحضرت ﷺ کے فرمودہ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ کی مضمون کے شروع میں بذریعہ دلائل وضاحت کر چکا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی بجائے آپکے موعود زکی غلام کے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔کیا آپ یا کوئی قبرستانی خودساختہ خلیفہ یا مولوی اِس حوالہ سے مخالف دلائل کے ذریعہ خاکسار کے دلائل کو ردّ کرسکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

(ب)خاکسار اس حقیقت کا بھی ذکر کر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی پیشگوئیوں میں اپنی اُمت کیلئے جن موعود الٰہی فضلوں کی پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں۔یہ موعود الٰہی فضل اللہ تعالیٰ کے اپنے خزانے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنا کوئی فضل اپنے جس بندے کو دینا چاہے وہ اس کا حق رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو تقسیم کرنے کا ٹھیکہ دنیادار لوگوں کو نہیں دیا کرتا۔اگر میرے آقا اور روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے آنحضرت ﷺ کے فرمودہ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ کو اپنے اوپر چسپاں کیا تھا تو یہ آپکے اجتہادی بیانات تھے جو بعد ازاں درست ثابت نہ ہوئے۔

(ج)آپ خاکسار پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ میرے پاس میرے دعویٰ کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔یہی جھوٹا الزام میرے آقا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیح موعود کے حوالہ سے بھی آپ پر لگایا گیا تھا۔آپ نے میر عباس علی لدھیانوی کا نام تو سُنا ہوا ہوگا۔اس صاحب نے حضورؑ کی حضرت مولوی نورالدینؓ کے بعد دوسرے نمبر پر بیعت کی تھی۔بعدازاں یہ صاحب اپنے وقت کے شیش ناگ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ہتھے چڑھ گیا اور پھر اُس نے اِسے مرتد بنا دیا۔جس طرح آپ خاکسار کے متعلق کذب بیانی کر رہے ہیں۔اسی طرح اِنہوں نے حضورؑ کے متعلق فرمایا تھا۔''عباس علی کہنے لگے کہ سچ تو یہ ہے کہ اور مولویوں کے پاس تو حیات مسیح کی کوئی دلیل نہیں اور حضرت مرزا صاحب کے پاس اپنے دعویٰ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔''(تذکرۃ المہدی۔صفحہ ۱۵۸)

آج آپ بھی مجھ پر اسی قسم کا جھوٹا الزام لگا رہے ہیں حالانکہ خاکسار کے پاس اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کے اثبات کیلئے ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ Virtue is God موجود ہے۔اِسی الٰہی نظریہ میں موعود زکی غلام مسیح الزماں کی علمی، قطعی اور الہامی نشانیاں موجود ہیں۔آپ یا قبرستانی جماعت کو چاہیے کہ وہ میدان میں نکل کر مذکورہ الٰہی نظریہ کو جھٹلا کر دکھائیں۔

(د)آپ خاکسار پر یہ جھوٹا الزام بھی لگا رہے ہیں کہ'' آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ کو بھی نہیں چھوڑا''۔ایک صدی قبل اسی قسم کے جھوٹے

الزامات اُمت محمدیہ کے شریر مولویوں نے امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ پر لگائے تھے یہ کہہ کر کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مصداق تو موسوی مریم کے بیٹے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ ہیں جو زندہ آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُنہوں نے ہی آسمان سے زندہ بجسم عنصری نزول فرما کر دین اسلام کے غلبے کی راہ ہموار کرنی ہے۔لیکن عزیزم آپکی طرح اُن شریر مولویوں کے بقول مرزا غلام احمد نے نعوذ باللہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری کی پیشگوئی پر قبضہ جما کر اُن پر حملہ کر دیا تھا۔علاوہ اسکے بھی امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ نے عیسائیوں کے خدا یسوع مسیح کو اِسکی جعلی خدائی سے علیحدہ کرنے کیلئے آپکے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے تھے۔بطور حوالہ الغلام داٹ کم۔مضمون نمبر ۴۸ ''عیسائیوں کا خدا حضرت بانئے جماعتؑ کی نظر میں'' ملاحظہ فرمایئے۔حضورؑ کے عیسائیوں کے خدا کیلئے سخت الفاظ کے حوالہ سے اُمت محمدیہ کے شریر مولوی اور آپ ایسے شاہ دولہ کے چوہے آج تک حضرت مرزا صاحبؑ سے ناراض بیٹھے ہوئے ہیں۔جس طرح جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے آپ خاکسار پر گستاخیوں کے جھوٹے الزامات لگاتے پھر رہے ہیں اِسی طرح وہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام کی شان میں بہت گستاخیاں کی ہیں۔حالانکہ نہ ہی حضرت مرزا صاحبؑ نے سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی شان میں کوئی گستاخی کی تھی اور نہ ہی خاکسار نے اپنے آقا اور روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی شان میں کوئی گستاخی کی ہے۔جس طرح ایک صدی قبل الٰہی انکشاف کی روشنی میں پیشگوئی نزول مسیح ابن مریم کے حوالہ سے حضورؑ نے لوگوں کو حقائق بتائے تھے جو آپ ایسے شریر مولویوں کو گستاخیاں نظر آئی تھیں۔اسی طرح آج خاکسار نے بھی الٰہی انکشافات کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کے بارے میں لوگوں کو جو حقائق بتائے ہیں وہ آپ ایسے شاہ دولہ کے چوہوں کو گستاخیاں نظر آ رہی ہیں۔**العجب ثمّ العجب**

(ہ) ''قیامت تک کوئی مسیح نہ آنے کی'' آپکی جہالت کا پردہ خاکسار پہلے ہی کھول چکا ہے۔دوبارہ اِعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔اگر آپ میں تقویٰ ہوا تو مجھے اُمید ہے میرے دلائل سے آپکی تسلی ہو جائے گی لیکن اگر آپ تقویٰ سے عاری محض محمودی مزار کے شاہ دولہ کے چوہے ہوئے تو پھر ایسے شریروں کی اللہ تعالیٰ ہی تسلی کیا کرتا ہے۔اُسی طرح جس طرح اُس نے میدان بدر میں ابوجہل کی تسلی کی تھی یا جس طرح اُس نے لاہور میں لیکھرام کا غلاظت سے بھرا ہوا منہ بند کر کے اُسکی تسلی کی تھی۔اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپکی حفاظت فرماتے ہوئے آپ کو ہلاکت کی راہوں سے بچائے آمین۔

آخر پر آپ لکھتے ہیں:۔''فلحال میں نے قرآن پاک یا کوئی ایک معتبر کتاب سے صرف ایک مثال مانگی ہے اور وہ مثال یہ تھی۔(کیا کبھی کسی نبی نے اپنے بیٹے کی پیشگوئی کی ہو اور وہ بیٹے نے بڑے ہو کر جھوٹا دعوی کر دیا ہو حالانکہ یہ بتایا بھی گیا ہو کے یقین وہ بیٹا صالحہ ہوگا اور اپنے باپ کے متشابہے ہوگا) محترمی آپ نے مجھے صرف ایک ایسی مثال پیش کرنی ہے جس میں نبی نے اپنے صالحہ بیٹے کی خوشخبری دی ہو اور اس بیٹے نے جھوٹا دعوی کر دیا ہو۔میرا سوال صرف اتنا تھا امید کرتا ہوں اب آپکا اگلا خط مجھے جواب کے ساتھ ملے گا۔''

الجواب:۔خاکسار نے قرآن کریم کی تصدیقی مہر کیساتھ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامی کلام کی روشنی میں قطعی طور پر

ثابت کر دیا ہوا ہے کہ ہوشیار پور کے چلہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کو جس زکی غلام کی بشارت بخشی تھی اور جسے بعد میں آپؑ نے مصلح موعود کے نام سے پکارا تھا۔ وہ زکی غلام وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں کیا تھا۔ لہٰذا حضرت مرزا صاحبؑ کے کسی جسمانی لڑکے کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ہے۔ آپ اُس موعود زکی غلام (جس کو اللہ تعالیٰ نے ملہم کے مبشر الہامی کلام میں مثیل مبارک احمد بھی قرار دے دیا تھا) کا حضورؑ کا جسمانی لڑکا ہونا ثابت کر دیں تو پھر خاکسار کا دعویٰ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ آئینہ کمالات اسلام کے حوالوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے آپ یہ کام کیوں نہیں کرتے؟

خاکسار مضمون کے شروع میں قطعی دلائل کے ذریعہ ثابت کر چکا ہے کہ میرے آقا اور میری روحانی ماں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے آنحضرت ﷺ کے فرمودہ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کی اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۷۸ حاشیہ میں جو تفسیر فرمائی تھی۔ یہ آپؑ کا محض اجتہاد تھا۔ آپ یا جماعت احمدیہ قبرستان پر فرض ہے کہ حضورؑ کی اولاد کو آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۷۸ حاشیہ میں آپؑ کے اجتہادی بیان میں چھپانے کی بجائے آپ قرآن کریم اور محمدی مریم کے مبشر الہامی کلام کی روشنی میں میرے آگے یہ ثابت کر کے دکھا دیں کہ وہ مبشر زکی غلام (مصلح موعود) محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا تھا اور وہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔ جب وہ موعود زکی غلام، وہ مصلح موعود اور وہ مثیل مبارک احمد محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر جھوٹے طور پر موعود زکی غلام سے متعلقہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے جماعت احمدیہ میں فساد ڈلنے والا اور آئندہ مبعوث ہونے والے موعود زکی غلام مسیح الزماں کا راستہ روکنے والا حضورؑ کا کوئی لڑکا نیک اور صالحہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟

خاکسار نے آپکے اس سوال کا اپنے مضمون کے شروع میں بذریعہ دلائل شافی اور مسکت جواب دے دیا ہوا ہے اور آپکے آگے بھی خاکسار نے ایک سوال رکھا ہے کہ آپ مجھے قرآن کریم یا کسی معتبر کتاب یا سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے الہامی کلام یا آپکے فرمودات میں سے کسی نبی کے حوالہ سے کوئی ایک ایسی مثال نکال دکھا دیں جس کے مطابق کسی نبی نے اپنے گھر میں نیک اور صالحہ اولاد کیلئے دعائیں نہ کی ہوں۔ اور پھر اپنی دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کو ناخلف اور غیر صالحہ سمجھا ہو۔ آپ مذہبی تاریخ میں سے کسی ایسے ایک نبی کی مثال بھی پیش نہیں کر سکتے تو پھر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کی دیگر انبیاء علیہم السلام کی اولادوں سے کیونکر تخصیص ہو سکتی ہے؟؟

اگر دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی پہلے نبیوں کی اولادیں نبی کی زندگی میں ہی ناخلف اور ظالم بن گئیں تھیں تو پھر حضرت مرزا صاحبؑ کی اولاد بھی آپ کی وفات کے بعد کیوں ناخلف اور ظالم نہیں بن سکتی تھی؟؟ عزیزم عمر فاروق صاحب۔ نہ صرف حضورؑ کی اولاد ناخلف اور ظالم بن سکتی تھی بلکہ جھوٹ اور دجل کیساتھ جماعت احمدیہ کی قیادت پر قبضہ کر کے اور الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے جھوٹے دعوے کر کے وہ ظالم اور ناخلف بنی بھی ہے۔ اور اِس کا واضح ثبوت ایک سو سالہ محمودی بلائے دمشق کا جبری مذہبی اقتدار اور ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود پر جھوٹا دعویٰ کر کے اِس پر قبضہ کرنا ہے۔ اُمید ہے آپ کی دونوں ای میلوں میں اُٹھائے گئے بے بنیاد سوالوں

کے جوابات آپ کو مل گئے ہونگے۔ وَھُوَ الْمُرَادُ

اِک کرشمہ اپنی قدرت کا دِکھا　　تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوراء
حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام　　اِک نشاں دِکھلا کہ ہو حجت تمام

خاکسار

مردِ حق کی دُعا موعود یوسف ثانی

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی
موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے　　گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

مورخہ ۲/مارچ ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم ویلکوم لرنے کا بہت شکریہ خاکسار کے پاس سوالوں کا ڈھیر ہے جسکے جواب جنبہ صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ خاکسار انہی سوالوں میں سے ایک سوال یہاں لرے گا اور امید لرے گا کے جنبہ صاحب یا انکے مریدوں میں سے کوئی بھی اسکا مدلل جواب دے گا۔ اگر جنبہ صاحب یا انکے گروپ سے جواب نہ بن پایا تو برائے مہربانی بات کو گول مول نہ کردیجیے گا یوں اگر جنبہ صاحب کے مرید جب پھنس جاتے ہیں تو پھر جنبہ صاحب کی دی ہوئی بوٹی کاپی پیسٹ کرکے باک کردیتے ہیں۔ لہٰذا اگر جواب نہ بن پائے تو بات کو گول مول گھمانے سے بہتر ہے کے چپ رہا جائے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر نیچے لکھوں گا بس تحریر میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے کے حضرت محمد صاحب یہ خبر دے چکے ہیں کے جب مسیح موعود اے گا تو وہ شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کے اللہ تعالی اسکو ایک ایسا صالحہ بیٹا دے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہو گا اور اپنے باپ کے خلاف نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالی کے معزز بندوں میں سے ہو گا۔ اس میں راز یہ ہے کے اللہ تعالی انبیا اور اولیا کو جب بھی ذریت یا نسل کی بشارت دیتا ہے تو ہی دیتا ہے جب خدا نے نیک اولاد دینا مقدار کرلیا ہوتا ہے اور یہ بشارت وہ ہے جسکی مجھے کئی سال پہلے خبر دی گئی تھی اپنے دعوی سے بھی پہلے (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578 حاشیہ

سب سے پہلی بات اس میں حضرت اقدس علیہ السلام نے صاف صاف بیان فرمادیا ہے کے جب نبیوں کو کسی نیک اولاد کی بشارت ہوتی ہے تو یقینن وہ اولاد صالحہ اولاد ہوتی ہے اور پھر حضور علیہ السلام نے اولاد جسمانی کا بھی ذکر کیا ہے خیر میرا سوال جنبہ صاحب سے یہ ہے

کیا کسی بھی نبی یا صاحب الہام میت کو اللہ نے نیک اور معتبر اولاد کی بشارت دی ہو اور اس اولاد نے بڑے ہو کر جھوٹا دعوی کردیا ہو۔ ایک مثال قرآن یا ایسی معتبر کتاب سے پیش کردیں بس پر ہم متفق ہیں۔ جزاک اللہ۔

عمر فاروق

تاریخ 31/1/2017

جناب عبدل غفار جنبہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکات

امید کرتا ہوں جناب خیریت سے ہونگے۔ سب سے پہلی جناب جنبہ صاحب خاکسار اپکو شاید بتانا بھول گیا تھا کے خاکسار نے سوال کرنے سے پہلے ہی کافی سرچ کر رکھی ہے۔ یہین بس بس جلد بھی خاکسار نے اپنی طرف سے جواب حاصل کرنے کی کوشش کی ہے خود کو ناکام ہی پایا ہے۔ جسکا میں ایک چھوٹا سا ثبوت دیتا چلوں۔ اپ نے میرے سوال کے جواب میں جو ویڈیو دیکھنے کو کہا ہے جسکا حوالہ اپ نے 11 دسمبر 2015 کا دیا ہے۔ خیر عرض ہے وہ ویڈیو میں بہت پہلے دیکھ چکا تھا اور مجھے کو اس ویڈیو میں جواب ملنے کی بجائے اپنی ہی کئی باتوں پر بھی اعتراض ہے جنکو میں اگلے پریگراف میں لکھوں گا۔ اس ویڈیو میں اپ کے لستانی والے الفاظ 58 منٹ اور 14 سیکنڈ سے شروع ہو رہے ہیں۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں۔ اپ نے فرمایا (ویو لدلہ کے الفاظ کی جو تشریح فرمائی ہوئی تھی۔ میں ایک عرصہ تک اسی تشریح کا قائل رہا ہوں یہین سے مراد مورخہ 7 نومبر 2014 کے دن خاکسار ہمبرگ میں ایک فَیَتَزَوَّجُ تاپ کے باہر اپنی کاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت اچانک اللہ تعالی نے مجھ پر اس بات کا انکشاف فرمایا۔ کے بی اکرم ص کے الفاظ

وَیُوْلَدُلَہٗ سے مراد محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی شادی مراد نہیں بلکے اس سے موعود کی غلام مسیح الزامایعنی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم یعنی خاکسار کی وہ شادی مراد ہے جس کے لئے مجیب نے اسمان سے ایک عطیہ یعنی ایک عطیہ بطور نعمت میرے لئے بیجا ہے (((فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ کے الفاظ میں اسی شادی کی طرف اشارہ فرمایا ہوا ہے۔ میرے پیارے نبی ص نے۔(((استغفر اللہ)))۔ جناب جنبہ صاحب اسکا مطلب یہ ہوا کے 7 نومبر 2014 سے پہلے اپکو لفظ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ کی الف اور ب کا بھی نہیں پتا تھا۔ یعنی 7 نومبر 2014 سے پہلے اپ وہی عقیدہ رکھتے تھے

جو سب احمدیوں کا عقیدہ تھا۔ اور سب احمدیوں کا یہی عقیدہ ھے کے حضرت مسیح موعود ع
۔ چلیں اس ویدیو سے یہ تو پتا چلتا ھی ساری اولاد نیک اور صالحہ اولاد ھے اس پیشگوئی کے مطابق
ھے کے 2014 سے پہلے آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیک اور صالحہ اولاد قائل
تھے۔ پھر آپ نے ایک یہ دستاخی بھی کر دی کے نیک اور صالحہ اولاد والی پیشگوئی حضرت
مسیح موعود ع سے پوری نہیں ھوئی بلکے جنبہ صاحب سے پوری ھوئی ھے۔ حالانکہ حضرت
مسیح موعود ع خود ھی مسیح موعود ٹھرا رھے ھیں اور یہ پیشگوئی ھو بھی خود سے پورا ھونے
کا بتا رھے ھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنی تحریرات میں بار ھا یہ فرما رھے ھیں کے
میں وھی مسیح موعود ھوں جسکی پیشگوئی حضرت محمّد ص نے کی تھی۔ پھر ایک دوسری
اس کے بعد ھوئی زمانہ فضل اور مرتبہ میں اس جیسا)) جکہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ھیں
نہیں ھو گا۔ اور جب ھم اس دنیا ھو خیر باد کہیں گے تو ھمارے بعد روز قیامت تک ھوئی مسیح نہ
۔ جنبہ صاحب اس تحریر سے اپکے ((ھو گا۔ نہ ھوئی اسمان سے اترے گا اور نہ عار سے نکلے گا۔
دعووں کی محمل نفی تو ھو جاتی ھے۔ اس موضوع پر میرے پاس اور بھی بہت سے حوالہ جات
ھیں۔ وہ بھی میں کبی پیش کرونگا۔ پھر اسی صفحہ کے حاشیہ میں حضور علیہ السلام فرما رھے ھیں۔
((حاشیہ۔ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُلَہٗ اس کی طرف اشارہ ھے انحضرت ص کی حدیث میں کے مسیح موعود
نکاح کرے اور اس کو اولاد دی جائے گی۔ اجاز مسیح صفحہ ٥٥)) ۔ یہ مبشر اولاد والی بات حضرت
اقدس علیہ السلام نے ایک جکہ نہیں بلکے بہت جکہ فرمائی ھے اور ساتھ میں بتایا بھی ھے کے وہ
اولاد جسمانی ھے روحانی نہیں۔ اور جناب آپ فرما رھے ھیں کے یہ پیشگوئی حضرت اقدس علیہ
السلام کے لئے نہیں تھی بلکے حضرت محمّد ص نے میرے لئے کی تھی۔ جسکا آپ کے پاس کوئی
ثبوت بھی نہیں ھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ کو بھی نہیں چھوڑا حالانکہ حضرت اقدس ع
فرما رھے ھیں کے اب کوئی مسیح قیامت تک نہ ھو گا۔ خیر یہ باتیں بہت لمبی ھیں۔ ان پر بھی انشاء
اللہ بات ھو گئی اور میں سب کی تسلی بھی کروا گا۔ فلحال میں نے قران پاک یا کوئی ایک معتبر
کتاب سے صرف ایک مثال مانگی ھے اور وہ مثال یہ تھی۔ (کیا کبی کسی نبی نے اپنے بیٹے کی
پیشگوئی کی ھو اور وہ بیٹے نے بڑے ھو کر جھوٹھا دعوی کر دیا ھو حالانکہ یہ بتایا بھی گیا ھو
کے یہ وہ بیٹا صالحہ ھو گا اور اپنے باپ کے متشابھے ھو گا) محترمی آپ نے مجھے صرف ایک
ایسی مثال پیش کرنی ھے جس میں نبی نے اپنے صالحہ بیٹے کی خوشخبری دی ھو اور اس بیٹے نے
جھوٹھا دعوی کر دیا ھو۔ میرا سوال صرف اتنا تھا امید کرتا ھوں اب آپکا کا خط مجھے جواب کے
ساتھ ملے گا۔

واسلام خاکسار عمر فاروق

12/2/17